آسمانی نصیحتیں

مؤلف

اسداللہ محمدی نیا

مترجم

سید ظفر حسین نقوی

ناشر

یه کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.
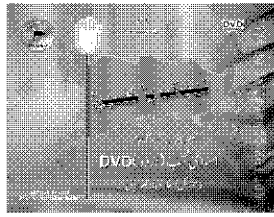
منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

نام کتاب	آسمانی نصیحتیں
مؤلف	اسداللہ محمدی نیا
مترجم	سید ظفر حسین نقوی
تصحیح اردو	مجاہد حسین حر
سن اشاعت	2009ء
تعداد	500
کمپوزنگ	قائم گرافکس۔ جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس۔ کراچی۔ 0345-2401125

ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی

کاغذی بازار بالمقابل بڑا امام بارگاہ میٹھادر کراچی ۷۴۰۰۰

انتساب

والد گرامی سید خادم حسین شاہ مرحوم کے نام

خداوند عالم نے فرمایا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۔

اے ایمان لانے والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس (جہنم کی) آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ اس آگ پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بہت ہی سخت گیر اور تند و تیز ہیں۔ وہ کبھی بھی اللہ کی مخالفت نہیں کرتے اور اس کے احکام و فرامین کی پوری پوری تعمیل کرتے۔(۱)

(۱) سورۂ تحریم......۶

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید امیر حسین الحسینی

مہتمم اعلیٰ: جامعہ علمیہ۔ کراچی

عصر حاضر، تحقیقی دور ہے اور لوگ بھی حقائق پسند ہیں، معاشرے کی تربیت ایک اہم مسئلہ ہے، جس کیلئے خداند قدوس نے انبیاء بھیجے اور انبیاء علیہم السلام کے بعد آئمہ معصومین علیہم السلام نے ہدایت و تربیت کی۔ اب علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ تحریر و تقریر کے ذریعہ لوگوں کی تربیت کریں، یہ تربیت علوم آل محمد علیہم السلام کی ترویج کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ چونکہ اردو زبان میں دینی کتب کی کمی کو محسوس کیا جا رہا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ عربی و فارسی زبان میں علماء، محققین اور دانشمندوں کی لکھی جانے والی کتب کا ترجمہ کر کے لوگوں تک پہنچایا جائے، اس سلسلے میں ''آسمانی نصیحتیں'' نامی کتاب کا فارسی سے اردو ترجمہ عزیز القدر عالی جناب سید ظفر حسین نقوی نے کیا ہے۔ تاکہ لوگ اس سے فیضیاب ہو سکیں۔ خداوند عالم ہم سب کو سیرت اہل بیت علیہم السلام پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

طالب دعا

سید امیر حسین الحسینی

مدرس جامعہ علمیہ کراچی

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا غلام حسین اسدی

امام جمعہ والجماعت مسجد یثرب۔ڈیفنس۔کراچی

آج کل! قم المقدس علوم آل محمد علیہم السلام کا مرکز ہے اور بڑے بڑے محققین وعلماء مختلف موضوعات پر تالیف وتصنیف میں مشغول ہیں چونکہ یہ تالیفات فارسی زبان میں ہیں لہٰذا وقت کے تقاضے اور معاشرے کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اردو میں ترجمہ کرنا ضروری ہے یہ ''آسمانی نصیحتیں'' اخلاق کے موضوع پر ایک بہترین کتاب ہے اس کے پڑھنے سے لوگوں میں روحانیت ومعنویت پیدا ہوگی اور اس کے علاوہ تقرب خدا اور اہل بیت علیہم السلام کی دوستی کا سبب بنے گی۔

دعاؤں کا طالب

غلام حسین اسدی

فہرست آسمانی نصیحتیں

فصل اول

اجتماعی اور اعتقادی مسائل

معرفت خدا

اسلامی مسائل تین قسموں میں تقسیم ہوتے ہیں:

(۱)اعتقادات (۲)احکام (۳) اخلاق

احکام تقلیدی مسائل میں سے ہیں کیونکہ قرآن وسنت کی روشنی میں استنباط اور استدلال کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں اور احکام کے موضوع پر سینکڑوں کتابیں موجود ہیں، لہٰذا اکثر لوگ دستوراتِ اسلامی اور واجبات ومحرکات کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ پس احکام الٰہی پر عمل کرنے کے لئے مجتہد کی لکھی ہوئی توضیح المسائل کی طرف رجوع کرتے ہیں جس طرح ایک بیمار اپنی بیماری کے لئے ڈاکٹر سے رجوع کرتا ہے۔

اعتقادات اور اصول دین، قلبی امور میں سے ہیں۔ انسان کیلئے وجود خدا، نبوت وامامت کی ضرورت کو استدلالی اور منطقی دلیل سے ثابت ہونا چاہیے، اگر چہ یہ امور ایک تقذیر سے ہی کیوں نہ سنے گئے ہوں، اصول دین میں سے توحید اور خداشناسی کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اسلئے کہ نبوت، امامت، معاد اور عدل جیسے مسائل توحید ہی کے ذریعے حل ہوتے ہیں۔

معرفت خدا کی اہمیت کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

أَوَّلُ الدِّیْنِ مَعْرِفَتُهُ

دین، اہم ترین موضوع معرفت خداوند عالم ہے۔(۱)

علم کلام جو کہ اصول دین اور عقائد کے بارے میں بحث کرتا ہے، معرفت خدا کے بارے میں اُس کی ذات، صفات اور افعال کے بارے بحث ہوتی ہے، ذات خدا کے بارے میں علماء فرماتے ہیں کہ اس کی ذات کو درک کرنا اور سمجھنا ہر انسان کے بس کی بات نہیں کیونکہ دنیا کی تمام موجودات محدود اور معلول ہیں اور محدود چیز نا محدود کو نہیں سمجھ سکتی، انسان ایک محدود اور خداوند نا محدود ہے، اسی لئے روایات میں ذات خدا کے بارے میں غور و فکر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

''مَنْ تَفَکَّرَ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ اَلْحَدَ''

جو شخص ذات خدا میں فکر کرتا ہے وہ کافر اور بے دین ہو جاتا ہے۔(۲)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''مَنْ نَظَرَ فِی اللّٰهِ کَیْفَ هُوَ هَلَكَ''

جو شخص یہ فکر کرتا ہے کہ خداوند کی ذات کیسی ہے وہ نابود ہوگا۔(۳)

دعائے جوشن کبیر میں ہم پڑھتے ہیں:

''یَا مَنْ لَا تَنَالُ الْاَوْهَامُ کُنْهَهُ''

اے وہ خدا کہ جس کی ذات کے بارے میں ہماری افکاری کو رسائی حاصل نہیں۔(۱)

خدا کی صفات کے بارے میں فلسفی حضرات کہتے ہیں کہ خدا کی صفات اس کی عین ذات ہے اور ان کے درمیان کوئی فرق نہیں جس طرح خود انسان اور اس کے علم کے درمیان تفکیک اور فرق نہیں۔ لہٰذا جو کچھ انسان کے لئے قابل شناخت ہے، وہ خداوند عالم کے افعال ہیں اور افعال سے مراد آسمان زمین اور جو کچھ ان میں ہے کو شامل ہے، ان میں سے ہر ایک بحث اپنے مقام پر ہو گی۔

عظمت قرآن کریم

انسان آج کے ترقی یافتہ دور میں مختلف علوم میں مہارت رکھتا ہے اور ایک آنکھ جھپکنے میں دنیا کے ہر کونے سے رابطہ قائم کر سکتا ہے، لیکن اس کے باوجود انسانی معاشرہ اخلاقی، معنوی اور عدالت کے لحاظ سے تنزلی کا شکار ہے۔ بہت سارے گناہ ایک معمول بن چکے ہیں، انسان دورِ جاہلیت کی طرف پلٹ رہا ہے اور اس کی علت اور فلسفہ یہ ہے کہ انسان دین، اخلاق اور عبادت خدا سے بہت دور ہو چکا ہے۔

علم و صنعت میں انسان کی ترقی ایک مادی ترقی ہے، لیکن انسان صرف مادہ سے مرکب نہیں بلکہ جسم اور روح دو چیزوں کا مرکب ہے، لہٰذا انسان روح سے غافل ہو چکا ہے یعنی مادی ترقی تو کر رہا ہے، لیکن روح کے لحاظ سے بہت ہی تنزلی کا شکار ہے۔ جب تک انسانی معاشرہ دین، اخلاق اور معنویت پر توجہ نہیں کرے گا اگرچہ علم و

---

(۱). دعای جوشن کبیر، فراز ۵۵.

صنعت میں وہ جتنی بھی ترقی کرلے، پھر بھی وہ ظلم وفساد کا شکار رہی ہوگا طاقتور ممالک ضعیف ممالک کو قتل و غارت سے فتح کریں گے اس مطلب پر بہترین دلیل یورپ اور مغربی صنعتی انقلاب ہے کیو با کار ہنما کچھ یوں اظہار کرتا ہے،اس سے دین،قرآن کریم اور روایات اہل بیت علیہم السلام کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ یہ چیزیں کتنی اہمیت کی حامل ہیں۔اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اب قرآن کی عظمت کے بارے میں چند آیات اور روایات پر توجہ فرمائیں۔

قرآن تمام دکھوں کا علاج

اس کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے:

يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

اے لوگو! تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی شفا کا سامان، ہدایت اور صاحبانِ ایمان کے لئے رحمت (قرآن) آچکا ہے۔اے رسول! کہہ دیجئے کہ یہ (قرآن) فضل و رحمت خدا کا نتیجہ ہے۔لہٰذا اس پر خوش ہونا چاہئے کہ یہ ان کے جمع کئے ہوئے اموال سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔(۱)

---

(۱). یونس / ۵۸-۵۷.

باعث رحمت:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا

'اور ہم قرآن میں وہ سب کچھ نازل کر رہے ہیں جو صاحبانِ ایمان کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالمین کیلئے خسارہ میں اضافہ کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔(۱)

قرآن پناہ گاہ ہے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَاِذَا الْتَبَسَتْ عَلَيْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ .

جب فتنے برپا ہونگے اور صحیح اسلام کی پہچان نہ ہوسکتی ہو تو تم پر لازم ہے کہ قرآن سے تمسک کرو۔(۱)

عظمت قرآن: حضرت علی علیہ السلام کے کلام میں

قرآن کے آثار و برکات کے بارے میں فرماتے ہیں:

نورابدی:

"نُوْرًا لَا تُطْفَأُ مَصَابِيْحُهُ"

قرآن ایسا نور ہے کہ جس کے چراغ خاموش نہیں ہونگے۔

---

(۱).بنی اسرائیل / ۸۲.

(۱). بحارالانوار ج ۹۲، ص ۱۷

عمیق سمندر:

"بَحْرًا لَا یُدْرَکُ قَعْرُهُ"

قرآن ایک ایسا سمندر ہے کہ جس کی گہرائی کسی کو معلوم نہیں ہے۔

راہ مستقیم:

"مِنْهَاجًا لَا یُضِلُّ نَهْجُهُ"

قرآن ایسا راہ ہے کہ جس کو طے کرنے سے گمراہی اور انحراف نہیں ہے۔

اساس محکم:

"تِبْیَانًا لَا تُهْدَمُ اَرْکَانُهُ"

قرآن ایک ایسی محکم بنیاد ہے کہ جس کے پائے منہدم نہیں ہونگے۔

ہر درد کیلئے شفاء:

"شِفَاءً لَا تُخْشٰی اَسْقَامُهُ"

قرآن ایسی شفاء دینے والا ہے کہ جس کی موجودگی میں بیماریوں کا کوئی خطرہ نہیں۔

شکست ناپذیر قدرت:

"عِزًّا لَا تُهْزَمُ اَنْصَارُهُ"

قرآن ایک ایسی طاقت ہے کہ جس کی پیروی کرنے والوں کیلئے شکست نہیں۔

حق:

"وَحَقًّا لَا تُخْذَلُ اَعْوَانُهُ"

قرآن وہ حق ہے کہ جس کے پیروکار کے لئے ذلت نہیں۔

سرچشمہ علم:

"وَ يَنَابِيعَ الْعِلْمِ وَبُحُوْرَهٗ"

قرآن علم کا سرچشمہ اور سمندر ہے"

ختم نہ ہونے والا سمندر:

"وَبَحْرٌ لَا يَنْزِفُه الْمُسْتَنْزِفُوْنَ"

قرآن ایسا سمندر ہے کہ جس سے جتنا پیاسے پئیں گے، اس کا پانی ختم نہیں ہوگا۔

ہر درد کی دوا:

"وَدَوَاءٌ لَيْسَ بَعْدَهٗ دَاءٌ"

قرآن ایسی دوا ہے کہ جس کے بعد کوئی بیماری نہیں ہوتی۔

مضبوط رسی:

"وَحَبْلًا وَثِيقًا عُرْوَتُهٗ"

قرآن ایسی رسی ہے کہ جس کی گرہیں مضبوط اور مطمئن ہیں۔

آفتوں کے لئے ڈھال:

"وَمَعْقِلًا مَنِيعًا ذِرْوَتُهٗ"

ایسی پناہ گاہ ہے کہ جس کے محکم قلعے نقصان پہنچانے سے مانع ہیں۔

عظیم قدرت:

"وَ عِزًّا لِمَنْ تَوَلَّاهٗ"

قرآن اس شخص کے لئے ایک ایسی عظیم قدرت ہے جو اس سے محبت کرتا ہو۔

باعث امن:

"وَ سِلْمًا لِمَنْ دَخَلَهُ"

قرآن امن کی جگہ ہے اور جو داخل ہوگا محفوظ رہے گا۔

مضبوط دلیل:

"وَبُرْهَانًا لِمَنْ تَكَلَّمَ بِهِ"

دلیل پیش کرنے والے کے لئے مضبوط دلیل ہے۔

"وَ فَلْجًا لِمَنْ حَاجَّ بِهِ"

استدلال کرنے والوں کے لئے قرآن ایک کامیابی ہے۔

مخالفت کے مقابلے میں ڈھال:

"وَجُنَّةً لِمَنْ اِسْتَلْاَمَ"

قرآن جنگی لباس پہننے والے کے لئے ڈھال ہے۔(۱)

عظمت حضرت علی علیہ السلام

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

اگر تمام پردے ہٹا دیئے جائیں تو میرے یقین میں ذرا بھر اضافہ نہیں ہوگا۔(۱)

اس کلام کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے لئے علم غیب اور علم شہود یکساں ہیں یعنی اکثر لوگ مرنے کے بعد عالم قبر اور عالم قیامت کے بارے میں باخبر ہوتے ہیں، لیکن حضرت

---

(۱). بعضی از فراز های نہج البالغه، خطبه ۱۸۹ فیض و ۱۹۸ صبحی.

(۲). غرر الحکم، فصل ۷۵، حدیث ۱. "لو کشف الغطا ما ازددت یقینا".

علی علیہ السلام فرماتے ہیں، میں جن مقامات پر نہیں گیا اُن کے حالات جانتا ہوں۔

لہٰذا آپ جیسی شخصیت کے بارے میں (بلکہ عام انسانوں اگر چہ وہ باتقویٰ اور بزرگ ہی کیوں نہ ہوں) کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں کیونکہ حضرت علی علیہ السلام ایک ایسے مقام پر فائز ہیں کہ جس کا عام لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لہٰذا حضرت علی علیہ السلام کی عظمت کے بارے میں صرف اُسی شخص کو بیان کرنے کا حق ہے کہ جسے آپ کی معرفت ہو۔ اب چند احادیث توجہ فرمائیں:

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

مَن اَرَادَ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی اِسْرافِیْلَ فِي هَیْبَتِهٖ، وَ اِلٰی مِیْکَائِیْلَ فِي رُتْبَتِهٖ، وَ اِلٰی جَبْرَئِیْلَ فِیْ عَظَمَتِهٖ وَ جَلَالَتِهٖ، وَ اِلٰی اٰدَمَ فِیْ سِلْمِهٖ، وَ اِلٰی نُوْحٍ فِیْ حُسْنِهٖ، وَ اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ فِیْ خُلَّتِهٖ وَ سَخَاوَتِهٖ، وَ اِلٰی یُوْسُفَ فِیْ جَمَالِهٖ، وَ اِلٰی سُلَیْمَانَ فِیْ مُلْکِهٖ، وَ اِلٰی مُوْسٰی فِیْ مُنَاجَاتِهٖ وَ شُجَاعَتِهٖ، وَ اِلٰی اَیُّوْبَ فِیْ صَبْرِهٖ، وَ اِلٰی یَحْیٰی فِیْ زُهْدِهٖ، وَ اِلٰی عِیْسٰی فِیْ سِیَاحَتِهٖ، وَ اِلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِیْ خُلْقِهٖ وَ جِسْمِهٖ وَ شَرَفِهٖ وَ کَمَالِهٖ وَ مَنْزِلَتِهٖ، فَلْیَنْظُرَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِب علیہ السلام .

جو شخص اسرافیل علیہ السلام کی ہیبت کو دیکھنا چاہے، مقام میکائیل علیہ السلام کو دیکھنا چاہے، اسی طرح جبرائیل علیہ السلام کی عظمت و بزرگی کو ملاحظہ کرنا چاہے، آدم علیہ السلام کی سلامتی کا مشاہدہ کرنا چاہے، نوح علیہ السلام کے حسن اخلاق کو دیکھنا چاہے اور ابراہیم علیہ السلام کی دوستی اور سخاوت کو دیکھنا چاہے، یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال، حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مناجات اور شجاعت، حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر، حضرت یحیٰی علیہ السلام کا تقویٰ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیر و سیاحت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق، جسم، شرف و کمال یا حضرت کو دیکھنا چاہے حتیٰ

کہ اگر کوئی شخص تمام اوصاف انبیاء کو دیکھنا چاہے تو حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دیکھے کہ جس میں یہ تمام صفات پائی جاتی ہیں۔(۱)

اسلام: حضرت علی علیہ السلام کی نظر میں

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"اَلْاِسْلَامُ هُوَ التَّسْلِیْمُ وَ التَّسْلِیْمُ هُوَ الْیَقِیْنُ، وَالْیَقِیْنُ هُوَ التَّصْدِیْقُ، وَ التَّصْدِیْقُ هُوَ الْاِقْرَارُ، وَ الْاِقْرَارُ هُوَ الْاَدَاءُ وَ الْاَدَاءُ هُوَ الْعَمَلُ"۔

اسلام یعنی دستورات الٰہی کے سامنے تسلیم ہونا اور تسلیم وہی یقین اور ایمان اور یقین وہی تصدیق اور تصدیق وہی احساس ذمہ داری ہے اور احساس ذمہ داری وہی عمل ہے۔(۲)

مسلمان واقعی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَ یَدِهٖ"

مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔(۳)

لہٰذا جو شخص زبان، ہاتھ اور جسم کے دوسرے اعضاء سے دوسروں کو تکلیف دیتا ہے یا عورت میک اپ کر کے بھڑکیلے لباس کے ساتھ باہر آئے اور سینکڑوں مردوں کی توجہ کا مرکز

---

(۱). ملحقات احقاق الحق، ج ۴، ص ۳۹۶.

(۲). نہج البلاغہ، قصار ۱۲۶ و ۱۲۰.

(۳). الحکم الزاهرہ، ص ۲۶۱.

بنے اور جوانوں کی شہوت کا سبب بنے تو کیا یہ انسان ایک حقیقی مسلمان ہوسکتا ہے۔

بہترین صفات

محبت اہلبیت علیہ السلام

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اَحْسَنِ الْحَسَنَاتِ حُبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَ اَسْوَءِ السَّيِّئَاتِ بُغْضُنَا"

اہل بیت علیہ السلام سے محبت رکھنا، بہترین صفت ہے اور ہم سے دشمنی رکھنا بدترین بدی ہے۔(۱)

اسلام کی بنیاد

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"لِكُلِّ شَيْءٍ اَسَاسٌ وَ اَسَاسُ الْاِسْلَامِ حُبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ"

ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت کی محبت ہے۔(۲)

معصومین علیہم السلام کے کلام کا اثر:

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"اِنَّ حَدِيْثَنَا يُحْيِى الْقُلُوْبَ"

ہمارے احادیث دلوں کو زندہ کرتی ہے۔(۳)

---

(۱). غرر الحکم، ص ۲۱.

(۲). تحف العقول، ص ۳۱۹.

(۳). بحار الانوار، ج ۲، ص ۱۵۱.

احادیث اہل بیت علیہم السلام کو بیان کرنے کا ثواب

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اَلرَّاوِيَةُ لِحَدِيْثِنَا يُشَدَّدُ بِهِ قُلُوْبَ شِيْعَتِنَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفَ عَابِدٍ.

جو شخص ہماری احادیث کو لوگوں میں بیان کرتا ہے تاکہ ہمارے شیعوں کے دل استوار ہوں، ایسے شخص کو ہزار عابد کی عبادت سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔(۱)

عظمت علماء

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

عَالِمٌ يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سَبْعِيْنَ اَلْفَ عَابِدٍ.

ایسا عالم جس کے علم سے معاشرے کو فائدہ پہنچے تو یہ عالم ستر ہزار عابد کی عبادت سے افضل ہے۔(۲)

عالم معاشرے کی اصلاح کرتا ہے، لیکن عابد اپنی نجات کیلئے کوشش کرتا ہے۔

قلم علماء

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وُزِنَ حِبْرُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّهَدَاءِ فَرَجَحَ عَلَيْهِ.

قیامت کے دن علماء کے قلم کو خون شہدا سے قیاس کیا جائے گا تو قلم علماء کو خون شہدا پر برتری حاصل ہوگی۔(۳)

---

(۱). اصول کافی، ج ۱، باب صفة العلم، حدیث ۹.

(۲). تحف العقول، ص ۳۰۳.

(۳). میزان الحکمہ، ج ۶، ص ۴۵۷.

مومن کا مقام

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْمُؤْمِن اَعْظَم حُرْمَةً مِنَ الْکَعْبَةِ۔

مومن انسان کا احترام حرمت کعبہ سے زیاد ہے۔(۱)

اچھا استاد:

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

مُعَلِّم الْخَیْرِ تَسْتَغْفِر لَہٗ دَوَابّ الْاَرْضِ وَ حَیْتَان الْبَحْرِ وَ کُلّ صَغِیْرَةٍ وَ کَبِیْرَةٍ فِیْ اَرْضِ اللّٰہِ وَ سَمَائِہٖ۔

زمین پر چلنے والے حیوان ہوں یا سمندر میں مچھلیاں، زمین و آسمان کی چھوٹی بڑی ہر مخلوق اچھے استاد کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔(۲)

مساجد

مسجد میں جانے کی اہمیت:

ثَلَاثَة یَشْکُوْنَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مَسْجِدٌ خَرَاب لَا یُصَلِّیْ فِیْہِ اَھْلِہٖ وَ عَالِمٌ بَیْنَ الْجُھَّالِ وَ مُصْحَفٌ مُعَلَّقٌ قَدْ وَقَعَ عَلَیْہِ غُبَارٌ لَا یُقْرَءُ فِیْہِ۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن تین چیزیں اللہ کے ہاں شکایت کریں گی۔

---

(۱). خصال صدوق.

(۲). بحار الانوار، ج۲، ۴۱.

(۱) وہ ویران مسجد کہ جس میں اس کے محلے والے نماز نہ پڑھتے ہوں۔

(۲) وہ عالم جو جاہل لوگوں کے درمیان ہے اور لوگ اس کے علم سے مستفیض نہیں ہوتے۔

(۳) وہ قرآن جو گھر میں رکھا گیا ہو اور پڑھتے نہیں بلکہ اس پر گرد و غبار جمع ہو جائے۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ لَهُ عُذْرٌ اَوْ بِهِ عِلَّةٌ .

مسجد کے ہمسائے کی حقیقی نماز وہی ہے جو وہ مسجد میں پڑھے مگر یہ کہ اس کے لئے کوئی عذر ہو یا وہ بیمار ہو۔(۲)

نوجوان

نوجوانوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت

آپؐ نے فرمایا: اُوْصِیْکُمْ بِالشُّبَّانِ خَیْرًا فَاِنَّهُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً .

میں تمہیں نوجوانوں کے لئے نیکی کے کاموں میں نصیحت کرتا ہوں کیونکہ ان کے دل نرم ہوتے ہیں اور انہیں تمہاری محبت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔(۳)

---

(۱). بحار الانوار، ج ۲، ج ۸۳، ص ۳۸۵. ج ۹۲، ص ۱۹۵.

(۲). بحار الانوار، ج ۸۳، ص ۳۷۹.

(۳). سفینة النجاه، ج ۲، ص ۱۷۶.

محبوب خدا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبّ الشَّبَابَ التَّائِبَ ۔

خداوند عالم ایسے جوان سے محبت کرتا ہے جو گناہوں سے توبہ کرے۔(۱)

جوان مومن

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبّ الشَّابَّ الَّذِیْ یُفْنِیْ شَبَابَہٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰہِ ۔

بے شک خداوند ایسے جوان سے محبت کرتا ہے جو اپنی جوانی خدا کی اطاعت میں گزارتا ہو۔(۲)

نوجوان اور بزرگوں کا احترام:

مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا لِسِنِّہٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰہُ عِنْدَ سِنِّہٖ مَنْ یُکْرِمُہٗ ۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو جوان بوڑھے مسلمانوں کا احترام اوران کی مدد کرتا ہو تو اس کے بدلے میں جب یہ جوان بوڑھا ہوگا تو خداوند عالم کسی نہ کسی شخص کو اس کے احترام کے لئے انتخاب کرتا ہے۔(۳)

نوجوان اور محفل قرآن

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

فَاِذَا نَظَرَ اَلَی الشَّیْبِ نَاقِلِیْ اِقْدَامَھُمْ اِلَی الصَّلٰوَاتِ وَ الْوِلْدَانِ

---

(۱). میزان الحکمه، ج۵، ص ۸. (۲). میزان الحکمه، ج ۵، ص ۹.

(۳). نهج الفصاحه، ح ۲۵۶۹.

يَتَعَلَّمُوْنَ الْقُرْاٰنَ رَحِمَهُمْ وَ اَخَّرَ عَنْهُمْ ذٰلِكَ .

جب تو دیکھے کہ کسی قوم کے بزرگ (مسجد کی طرف) نماز کے لئے جاتے ہوں اور اس قوم کے بچے اور جوان تلاوت قرآن کرتے ہوں تو خداوند سبحان اس قوم کے ان دونوں گروہوں پر نظر رحمت کرے گا اور ان پر عذاب کرنے میں تاخیر کردے گا۔(۱)

جوانوں کی عظمت

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

عَلَيْكَ بِالْاَحْدَاثِ فَاِنَّهُمْ اَسْرَعُ اِلٰى كُلِّ خَيْرٍ .

تم پر ضروری ہے کہ جوانوں پر زیادہ توجہ دیں کیونکہ وہ نیکی کے کاموں میں جلدی عمل کرتے ہیں۔(۲)

دوست کا مقام

ماہرین نفسیات کہتے ہیں: لوگوں کا ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنے سے ایک دوسرے پر اثرات ہوتے ہیں، اگر اچھے لوگوں کے ساتھ آنا جانا ہے تو مثبت آثار ہوتے ہیں اور اگر بد کردار لوگوں سے آنا جانا ہو تو منفی اثرات ہوتے ہیں، برے اور اچھے دوست کے آثار احادیث کی روشنی میں۔

دوست کا امتحان

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

لَا تَثِقْ بِالصَّدِيْقِ قَبْلَ الْخُبْرَةِ .

---

(۱). علل الشرایع، ج ۲، ص ۲۳۸۔ (۲). بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۲۳۶۔

آزمانے سے پہلے دوست پر اعتماد مت کرو۔(۱)

اچھے دوست کی نشانیاں

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اَخُوْكَ فِي اللهِ مَنْ هَدَاكَ اِلَى الرَّشَادِ .

تیرا دینی بھائی وہ ہے جو تمہیں راہ راست کی ہدایت کرتا ہو۔(۲)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: وَ نَهَاكَ عَنِ الْفَسَادِ .

تمہارا اچھا وہ دوست ہے جو تمہیں فاسد ہونے سے بچائے۔(۳)

آپؑ ہی نے فرمایا: مَنْ ذَكَّرَكُمْ بِاللهِ رُؤْيَتُهُ .

اچھے دوست وہ ہیں کہ جن کو دیکھنے سے خدا یاد آجاتا ہو۔(۴)

دوست کی اقسام

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ تَرَاهُمْ لَكَ اَصْدِقَاءَ اِذَا بَلَوْتَهُمْ وَجَدْتَهُمْ عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى : فَمِنْهُمْ كَالْاَسَدِ فِيْ عِظَمِ الْاَكْلِ وَ شِدَّةِ الصَّوْلَةِ . وَ مِنْهُمْ كَالذِّئْبِ فِي الْمَضَرَّةِ . وَ مِنْهُمْ كَالْكَلْبِ فِي الْبَصْبَصَةِ . وَ مِنْهُمْ كَالثَّعْلَبِ فِي الرَّوْغَانِ وَ السَّرِقَةِ . صُوَرُهُمْ مُخْتَلِفَةٌ وَ الْحِرْفَةُ وَاحِدَةٌ، مَا تَصْنَعُ غَدًا اِذَا تَرَكْتَ فَرْدًا

(۱). غرر الحکم، فصل ۸۵، شمارہ ۱۹۵ دوست یابی، ص ۱۳.

(۲). غرر الحکم، فصل ۱، شمارہ ۱۹۴، دوست یابی، ص ۱۸.

(۳). غرر الحکم، فصل ۷۸، شمارہ ۱۹۴، دوست یابی، ص ۲۲.

(۴). بحار الانوار، ج ۷۴، ص ۱۸۶، کتاب دوست یابی.

وَحِيْدًا لَا اَهْلٌ لَكَ وَ لَا وَلَدَ اِلَّا اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ .

جب تم دوستوں کا امتحان کرتے ہو تو ان کے چند گروہ ہیں:

(۱) بعض دوست شیر کی طرح ہیں جس طرح شیر بڑے اور پر لذیز اور غلبے سے شکار کرتا ہے تو بعض دوست بھی سی شیر کی مانند ہیں۔

(۲) بعض دوست بھیڑیئے کی طرح ہیں اور ہمیشہ اپنے دوست کو نقصان پہنچاتے ہیں

(۳) کچھ دوست کتوں کی مانند ہیں اور چاپلوسی اور دم ہلاتے ہیں تاکہ دوست سے کچھ مل جائے۔

(۴) بعض دوست لومڑی کی طرح ہیں اور مکرو فریب سے کوئی نہ کوئی چیز لینے کے چکر میں ہوتے ہیں ان دوستوں کی مختلف شکلیں ہونگی لیکن سب کا حدف ایک ہی ہوگا پس ہوشیار رہیں کہ جب قیامت کا عالم ہوگا تو کسی کو کسی کی خبر نہیں ہوگی خدا کے علاوہ کوئی فریاد سننے والا نہ ہوگا۔(۱)

بہترین دوست

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اَخُوْكَ فِي اللّٰهِ مَنْ هَدَاكَ اِلَى الرَّشَادِ وَنَهَاكَ عَنِ الْفَسَادِ وَ اَعَانَكَ عَلٰى اِصْلَاحِ الْمَعَادِ .

تیرا دینی بھائی وہ ہے جو تمہیں راہ راست کی ہدایت کرے، گناہ سے روکے اور آخرت کی اصلاح میں تمہاری مدد کرے۔(۲)

---

(۱). بحار الانوار، ج ۷۴، ص ۱۸۹، دوست بابی، ص ۴۸.

(۲). غرر الحکم، ص ۸۱.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہترین دوستوں کے بارے میں فرمایا:

مَنْ تذَكُرُكُم اللهُ بِرَؤْيَتِهٖ، وَ يَزِيْدُ فِيْ عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ، وَ يُرَغِّبُكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَمَلُهُ.

بہترین دوست وہ ہیں:

(۱) جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجاتا ہو

(۲) جن کے ساتھ گفتگو کرنے سے تمہارے علم اور معلومات میں اضافہ ہو

(۳) جس کے عمل کو دیکھ کر آخرت کی یاد آئے۔(۱)

اچھے دوست

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّكَ نَهَاكَ.

تمہارا دوست وہ ہے جو تمہیں گناہوں سے منع کرے۔(۲)

برے دوست

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ صَحِبَ الْاَشْرَارَ لَمْ يَسْلِمْ. (۳)

جس شخص کا بیٹھنا اٹھنا برے لوگوں سے ہو تو وہ گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

---

(۱). وسائل اشیعه، ج ۸، ص ۴۱۲.

(۲). غرر الحکم، ص ۶۱۳.

(۳). غرر الحکم، ص ۶۴۴.

ایسے دوستوں سے پرہیز

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لَا يَنۡبَغِي لِلۡمَرۡءِ اَنۡ يُؤَاخِيَ الۡفَاجِرَ وَ لَا الۡاَحۡمَقَ وَ لَا الۡكَذَّابَ.

انسان کو فاجر، احمق اور جھوٹے شخص کی دوستی نہیں رکھنی چاہئے۔(۱)

امام سجاد علیہ السلام نے اپنے فرزند امام باقر علیہ السلام سے فرمایا:

اے میرے بیٹے! پانچ قسم کے افراد سے نہ دوستی رکھنا، نہ اُن کا ہم محفل بننا اور نہ ہی سفر میں اپنا رفیق قرار دینا۔

(۱) جھوٹے شخص کو دوست نہ بناؤ کیونکہ وہ سراب مانند ہوتا ہے، دور کو نزدیک اور نزدیک کو دور دکھاتا ہے۔

(۲) فاسق لوگوں کی دوستی سے بچو کیونکہ وہ تمہیں ایک چھوٹی چیز کے بدلے یا ایک لقمے کی خاطر بلکہ اس سے بھی کم قیمت میں بیچ ڈالے گا۔

(۳) بخیل لوگوں کو دوست نہ بناؤ کیونکہ اگر تمہیں اس کے مال کی ضرورت ہو تو وہ تمہیں ذلیل وخوار کرے گا۔

(۴) احمق کی محفل سے بچو کیونکہ وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے گا، لیکن اپنی حماقت کی وجہ سے نقصان دے گا۔

(۵) قطع رحمی کرنے والوں سے مل جل کر نہ رہنا اور انہیں دوست نہ بنانا کیونکہ قرآن مجید میں ایسے افراد پر لعنت کی گئی ہے(۲):

---

(۱). وسائل الشیعه، ج ۸، ص ۴۱۷

(۲). وسائل الشیعه، ج ۸، ص ۴۱۹.

(الف) اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

(فاسقین وہ لوگ ہیں) جو خدا سے محکم عہد و پیان کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں وہ تعلق جنہیں خدا نے برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ یہی لوگ خسارے میں ہیں۔ (سورۂ بقرہ)

(ب) وَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

اور وہ کہ جو عہد الٰہی کو مستحکم ہونے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور ان رشتوں کو قطع کر دیتے ہیں جنہیں قائم رکھنے کا حکم اللہ نے دیا ہے اور روئے زمین میں فساد کرتے ہیں ان کیلئے لعنت اور آخرت (کے گھر) کا عذاب ہے۔ (سورۂ رعد)

(ج) فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾

لیکن اگر تم روگردانی اختیار کرو تو تم سے سوائے زمین میں فساد اور قطع رحمی کے اور کیا توقع رکھی جا سکتی ہے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جنہیں خدا نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے، ان کے کانوں کو بہرہ اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔ (سورۂ محمد)

زندگی کی آفت

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

لِكُلِّ شَيْءٍ آفَةٌ وَ آفَةُ الْخَيْرِ قَرِيْنُ السُّوْءِ . (۱)

ہر چیز کیلئے ایک آفت ہوتی ہے اور نیکیوں کے لئے برا دوست ایک آفت ہے۔

تین قسم کے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے دل مردہ ہوتا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

ثَلَاثَةٌ مَجَالِسَتُهُمْ تُمِيْتُ الْقَلْبَ :

اَلْجُلُوْس مَعَ الْاِنْذَالِ،

وَ الْحَدِيْث مَعَ النِّسَاءِ

وَ الْجُلُوْس مَعَ الْاَغْنِيَاءِ .

تین قسم کے لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے سے دل مردہ ہوتا ہے۔

(۱) پست لوگوں کے ساتھ بیٹھنا۔

(۲) نامحرم عورتوں سے غیر ضروری باتیں کرنا۔

(۳) امیر لوگوں کے ساتھ بیٹھنا۔(۱)

---

(۱). غرر الحکم، فصل ۸۰، شمارہ ۳۹.

(۲). وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۴۲۱.

ثقافت اور تمدن کی اہمیت

استقلال ثقافت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَیسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَیْرِنَا .

جو شخص اپنے آپ کو غیر مسلموں کے مشابہ بنائے وہ ہم سے نہیں ہے۔(۱)

غیروں کی ثقافت اپنانے کا انجام

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

لاتزال هذه الأمّة بخير مالم يلبسوا ملابس العجم ويطعموا اطعمة العجم فان فعلوا ذلك ضربهم الله بالذّل .

ہمیشہ امت مسلمہ اس وقت تک راہ راست پر ہوتی ہے، جب تک کافروں کے آداب و رسوم کی تقلید نہ کرے اور اگر غیر مسلم کی پیروی کرے گی تو خداوند عالم ذلیل و خوار کرے گا۔(۲)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

انّه اوحى الله الى نبيّ من انبيائه قل للمؤمنين: لاتلبسوا لباس اعدائي ولا تطعموا مطاعم اعدائي ولا تسلكوا مسالك اعدائي ،فتكونوا

---

(۱). نهج الفصاحة، ص ۵۰۹، بهشت جوانان، ص ۱۶۷ .

(۲). بحار الانوار، ج ۷۹(۷۶)، ص ۳۰۳ باب التجمل و اظهار النعمة، بهشت جوانان، ص ۴۷۷.

اعدائی کما ھم اعدائی .

خداوند عالم نے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ وہ مومنوں سے کہے کہ لباس، خوراک، آداب اور رسم ورواج میں دشمن خدا کو نمونہ نہ بنائیں، اگر ایسا کرو گے تو تم بھی اُن کی طرح دشمن خدا ہو گے۔(۱)

کتے کو گھر میں رکھنا

آج کل ہمارے معاشرے میں کچھ خاندان یورپ کی تہذیب وتمدن اپنائے ہوئے ہیں اور ان کی طرح یہ مسلمان بھی اپنے ساتھ کتے رکھتے ہیں اور ترقی کی علامت سمجھتے ہیں اب اس موضوع پر ان روایات پر توجہ فرمائیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تنزّھوا من قرب الکلاب

کتوں کے قریب جانے سے بچو۔(۲)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مامن احد یتّخذ کلبا الّا نقص فی کلّ یوم من عمل صاحبه قیراط .

جو شخص کتے کو رکھتا ہے تو ہر روز اس کی نیکیوں میں سے ایک قیراط کم کیا جاتا ہے(۱)۔

---

(۱). وسائل، ج ۳، ص ۲۸۹، وج ۱۱، ص ۱۱۱، بهشت جوانان، ص ۲۷۷.

(۲). بحار الانوار، ج ۸۰، ص ۵۴.

(۳). وسائل الشعیه، ج ۸، ص ۳۸۸.

سماعہ، امام صادق علیہ السلام سے سوال کرتے ہیں:

عن الکلب یمسک فی الدّار ؟قال لا

کیا کتے کو گھر میں رکھا جا سکتا ہے؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا نہیں۔(۱)

وہ گھر جس میں کتا ہو

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لا یدخل الملائکۃ بیتا فیہ الکلب .

جس گھر میں کتا ہو اس گھر میں فرشتے نہیں آتے۔(۲)

اجتماعی اور سیاسی مسائل

مسلمانوں کے مسائل سے غفلت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من اصبح لا یھتمّ بامر المسلمین فلیس من الاسلام فی شئی ومن شھد رجلا ینادی یا للمسلمین فلم یجبہ فلیس من المسلمین .

جو شخص صبح اٹھتا ہے اور امور مسلمین کے لئے کوشش نہیں کرتا تو اس میں اسلام کی کوئی چیز نہیں ہے اور اگر کوئی مظلوم مسلمان مدد کی درخواست کرے اور جو شخص قبول نہ کرے تو وہ حقیقی مسلمان نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱). وسائل الشیعہ، ج ۸، ص ۳۸۸.

(۲). محجۃ البیضاء، ج ۱، ص ۱۱۰ .

(۳). بحار الانوار، ج ۷۵، ص ۲۱.

لوگوں کے ایک دوسرے پر حقوق

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کلّکم راعٍ و کلّکم مسئول عن رعیّته .

تم میں سے ہر شخص اپنے خاندان ولوگوں اور جو کچھ معاشرے میں ہوتا ہے ان سب امور پر تمہاری نظارت ہونی چاہئے یعنی انحراف اور گناہوں سے روکنا تمہارا وظیفہ ہے۔(۱)

لوگوں کی خدمت

لوگوں کی خدمت کا ثواب

امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں:

انّ حوائج النّاس الیکم من نعم الله علیکم فلا تملّوا النّعم .

لوگوں کی حاجات کو پورا کرنا اور مشکلات کو حل کرنا، تمہارے لئے خدا کی طرف سے ایک نعمت ہے۔(۲)

لہٰذا اسے کم نہ سمجھیں اور نعمت کو ضائع نہ کرنا۔

مسلمان کی حاجت کو پورا کرنے کا ثواب

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مشی المسلم فی حاجة المسلم خیر من سبعین طوافا بالبیت الحرام .

---

(۱). بحار الانوار، ج ۷۵، ص ۳۸، ارشاد القلوب، ص ۱۸۴ .

(۲). بحار الانوار، ج ۷۴، ص ۳۱۸.

ایک مسلمان کی حاجت کو پورا کرنا خانہ کعبہ کے گرد ستر دفعہ طواف کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔(۱)

مومن کی حاجت کو پورا کرنے کا ثواب

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

لقضاء حاجة امر مؤمن احبّ الی اللہ من عشرین حجّة ،کلّ حجّة ینفق فیھا صاحبھا مائة الف .

ایک مومن کی حاجت کو پورا کرنا، خدا کو بیس حج سے زیادہ محبوب ہے کہ جس حج میں ایک لاکھ درہم راہ خدا میں خرچ ہوتا ہو۔(۲)

لوگوں کی مشکلات کو حل کرنے کی اہمیت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا اراداللہ بعبد خیرا صیّر حوائج النّاس الیه .

خداوند جب کسی شخص کو نیکی کی توفیق دینے کا ارادہ کرتا ہے تو لوگوں کی حاجات اس شخص کے ہاتھوں پوری کرواتا ہے۔(۳)

لوگوں سے خوش اخلاقی

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: البشر یونس الرّفاق .

---

(۲). بحار الانوار، ج ۷۴، ص ۳۱۱.

(۳). بحار الانوار، ج ۷۴، ص ۳۲۴.

(۱). نھج الفصاحه، ص ۱۴۴.

خوش اخلاقی سے لوگوں میں خلوص پیدا ہوتا ہے اور باخلوص ہونا دوستی کا باعث ہے۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

النشاشة حبالة المودّة .

خوش اخلاقی اور اچھا برتاؤ، جذب دوستی کا وسیلہ ہے۔(۲)

لوگوں کے اختلافات دور کرنے کا ثواب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اجر المصلح بين النّاس كا جر المجاهد عند المحراب

لوگوں میں صلح کرانے والے شخص کو اتنا ثواب ملتا ہے کہ جتنا ایک مجاہد کو جنگ میں جہاد کرنے سے ثواب ملتا ہے۔(۳)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

صلاح ذات البين افضل من عامّة الصّلاة والصّيام .

لوگوں کی اصلاح کرنے والے کو ایک سال کی نماز اور روزے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔(۴)

---

(۱). غرر الحكم، ص ۲۸.

(۲). غرر الحكم، ص ۳۶.

(۳). تفسير ابو الفتوح، ج ۵، ص ۱۱۹ .

(۴). بحار الانوار، ج ۷۵، ص ۲۴ . غرر الحكم ، فصل ۴۳، حديث ۲۰ .

لوگوں کے ساتھ سلوک کرنا

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

خالطوا النّاس مخالطة ان متّم معها بكوا عليكم وان عشتم حنّوا اليكم .

لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک رکھو کہ اگر تمہاری موت کا وقت آجائے تو وہ تم پر گریہ کریں اور اگر تم زندہ رہو تو لوگ تمہاری ملاقات کے شوقین ہوں۔(۱)

دوسروں کو خوش کرنا

رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من سرّ مؤمنا فقد سرّني ومن سرّني فقد سرّ الله .

جس نے کسی مومن کو خوش کیا تو گویا اس نے مجھے خوش کیا ہے اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا البتہ یہ خوش کرنا غیب و تہمت، مذاق اور دوسروں کی حقارت کا باعث نہ ہو۔(۲)

حکمرانوں کے وظائف: حضرت علی علیہ السلام کے کلام میں

فضول کاموں سے پرہیز

حضرت علی علیہ السلام، مالک اشتر کو مخاطب ہوتے ہیں:

ہوشیار رہو، ہر روز کا کام اسی دن انجام دو کیونکہ ہر دن کا کام اسی دن سے مخصوص

(۱). بحار الانوار، ج ۷۴، ص ۱۶۷.

(۲). اصول کافی، ج ۲، ص ۱۸۸.

ہوتا ہے۔اپنی زندگی کے بہترین اوقات اور لمحات کو خدا کے ساتھ راز و نیاز کے لئے قرار دو،
اگر تمہاری نیت خالص ہے اور لوگوں کے امور کو حل کرنا فریضہ سمجھتے ہو تو تمہارے تمام کام خدا
کے لئے عبادت ہونگے۔(۱)

لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہنا

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

لوگوں کے رجوع کرنے کے لئے ایک خاص وقت مقرر کرو کہ جس میں خود لوگوں
کی مشکلات حل ہوں اور لوگوں کے لئے کھلی کچہری تشکیل دیں اور کسی پر دروازے بند نہ کرنا
اور صرف خدا کے لئے لوگوں کی تواضع کرنا، محافظوں اور پولیس کو اس مجلس سے دور کھڑے
رکھنا تاکہ ہر ایک اپنے دل کی بات کسی خوف کے علاوہ کہہ سکے کیونکہ میں نے کئی بار رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا ہے: وہ ملت جو ضعیف لوگوں کا جابر لوگوں سے حق نہ لے سکے، وہ ہرگز
پاک و پاکیزہ ملت نہیں ہے اور سعادت مند نہیں ہے پھر ان کے غصے کو برداشت کرنا اور کسی
قسم کا ظلم و ستم نہ کرنا۔

کبھی بھی اپنے آپ کو زیادہ عرصے کے لئے پنہان نہ کرنا کیونکہ حاکم لوگوں کا عوام
کی آنکھوں سے دور ہونا، ایک قسم کی امور مملکت کی نسبت سے بے خبری ہے اور حاکم سے کئی
قسم کے مسائل سے آگاہی نہیں ہوتی۔(۲)

---

(۱). نهج البلاغه، نامه ۵۳.

(۲). نهج البلاغه، نامه ص ۱۵۵ و ۱۵۹.

ماہر افراد کی قدر دانی

حضرت علی علیہ السلام ماہر اور متحد شخص کے بارے میں فرماتے ہیں:

پھر اپنے ملازموں کے امور پر نظر رکھو اور انہیں مختلف کاموں کے ذریعے آزمائیں اور ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ نہ کرو اور ان کو نظر انداز نہ کرو کیونکہ یہ ایک قسم کا ظلم اور خیانت ہے اور ان میں سے زیادہ تجربہ کار نیک اور ترقی یافتہ افراد کا انتخاب کرو کیونکہ ان کا اخلاق اچھا ہوتا ہے اور مذہبی گھرانہ اور اسی طرح یہ لوگ زیادہ طمع نہیں کرتے اور ماضی میں ہونے والے واقعات سے آگاہ ہوتے ہیں۔ پھر ان کی تنخواہوں میں اضافہ کریں کیونکہ اس سے انہیں تقویت ملتی ہے اور بیت المال میں خیانت نہیں کرتے۔(۱)

عہدیداروں کے کاموں پر نظارت:

حضرت علی علیہ السلام اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

اگر یہ افراد قوانین کی خلاف ورزی کریں یا امانت میں خیانت کریں۔ مخفی جاسوس بھیجنے کے ذریعے ان کے کاموں پر نظر رکھنا کیونکہ مخفیانے چھان بین کے سبب ان میں امانتداری اور عوام سے اچھا برتاؤ کی رغبت پیدا ہوتی ہے اور اپنے قریبی دوستوں پر کڑی نگاہ رکھیں۔(۲)

---

(۱). نهج البلاغه، نامه ص ۱۴۷

(۲). نهج البلاغه، نامه ص ۱۴۷

مختلف عہدیداروں سے سلوک

حضرت امیرؑ نے فرمایا:

اگران میں سے کوئی خیانت کرتا ہےاور مخفی پولیس، اس کی اطلاع دیتی ہے تو پس اتنی ہی شہادت پر اکتفا کرواور خیانت کار کو کیفر کردار تک پہنچاؤاور خیانت کے مطابق سزادو، پھراسے ذلیل وخوار کرو۔ جس سے ننگ وعاراور تہمت کا سبب بنیں یعنی معاشرے میں اس کا اس طرح تعارف کراؤ کہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔(۱)

چاپلوس لوگوں سے پرہیز

حضرت علیؑ ایسے افراد کے بارے میں فرماتے ہیں:

ہرگز ایسے افراد کو انتخاب کر کے ان پر اعتماد نہ کرنا کیونکہ ایسے چالاک لوگ حکمرانوں کی خدمت وخاطر کر کے دھوکا دیتے ہیں حالانکہ یہ لوگ خیر خواہ نہیں ہوتے، لہٰذا ایسے لوگوں پر اعتماد اور بھروسہ کرو جو ماضی میں امین معروف ہوں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو خدا کے لئے اور اپنی رعیت کے لئے خیر خواہ ہے ہر قسم کے کام کے لئے ایک سربراہ کا انتخاب کروایسا سربراہ جو کاموں میں سستی نہ کرے۔(۲)

محروم افراد کی کفالت

حضرت علیؑ فرماتے ہیں:

وہ محروم افراد جو تمہیں مل نہیں سکتے اور لوگوں کی نگاہوں میں حقیر ہیں ان پر توجہ دو اور اس کام کے لئے خوف خدا رکھنے والے قابل اعتماد شخص کو انتخاب کروتا کہ ان محروم افراد

---

(۱).نہج البلاغہ، نامہ ص ۱۴۹.

(۲).نہج البلاغہ، نامہ ص ۱۵۱.

کے حالات سے تمہیں آگاہ کرے اور ان افراد کے ساتھ ایسا سلوک کرو کہ قیامت کے دن تمہارا عذر قابل قبول ہو۔(۲)

جتلانے کے بغیر خدمت

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

لوگوں پر احسان کرنے کے بعد اسے جتلانے سے پرہیز کرو اور جو کچھ انجام دیتے ہو اسے اپنے لئے کمال نہ سمجھو اور ان کے ساتھ وعدہ خلافی کرنے سے ڈرو کیونکہ جتلانا احسان کا مٹا دیتا ہے اور اپنی خدمت کو کمال سمجھنے سے نور حق مٹ جاتا ہے اور وعدہ خلافی غضب خدا کا موجب ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے کہ کسی سے وعدہ کرنا اور پھر انجام نہ دینا تو ایسا کرنا خدا کے غضب کا باعث ہے۔(۳)

محروم لوگوں کی عظمت: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام میں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّمَا نَصَرَ اللہ ھٰذِہِ الاُمَّۃَ بِضُعَفَائِھَا وَدَعْوَتِھِمْ وَاِخْلَاصِھِمْ وَصَلَاتِھِمْ ۔

بے شک خداوند عالم نے اس امت کی، محروم افراد کی خاطر دعا اور نماز میں مدد کی۔(۳)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَبْغُوْنِیْ فِی الضُّعَفَاءِ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ ۔

---

(۱). نہج البلاغہ، نامہ ص ۱۵۵ .

(۲). نہج البلاغہ، نامہ ص ۱۶۴ .

(۳). محجۃ البیضاء، ج ۸، ص ۱۳ .

مجھے ضعیف اور محروم لوگوں کے درمیان پاؤ اس لئے کہ ان ضعیف افراد کی خاطر تمہیں روزی دی گئی اور تمہاری مدد ہوئی ہے۔(۱)

محروم افراد کا مقام: امام خمینیؒ کی نظر میں

عہدہ داروں کو ان کی برکت سے ملا ہے:

اگر یہ لوگ یعنی خصوصاً ضعیف اور محروم افراد کہ جن میں سے زیادہ ایران کے جنوبی شہروں میں ننگے پاؤں رہنے والے افراد ہیں، اگر یہ نہ ہوتے، تو تم قیدی ہوتے یا تمہیں ملک بدر کر دیا ہوتا یا پھر تم اپنے گھروں میں ہوتے اور تمہیں ایک کلمہ کہنے کی طاقت نہ ہوتی اور اگر تم کوئی چیز کہتے تو تمہیں قیدی بنا لیا جاتا یا تم ملک بدر ہو جاتے وغیرہ یہی ملت ہے کہ جس کے آنے سے تمہیں مشکلات سے نجات ملی۔(۲)

اسی ملت کی رائے دینے سے مجلس بنی اور جمہوری اسلامی تشکیل پائی اور ملک کا صدر بنا کہ جس سے ایک دولت وجود میں آئی جو کچھ ہمارے پاس ہے ان محروم افراد کی خاطر ہے بڑے بڑے عہدے والوں کو لوگوں سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ وہ اپنے کاموں میں مشغول ہیں۔(۳)

انقلاب کی آبیاری اور قربانیاں

ہماری تحریک، ان محروم افراد کی وجہ سے آگے بڑھی، متکبرین فرار کر گئے یا اپنے

---

(۱). امستدرک علی اصحیحین، ج ۲، ص ۱۱۶.

(۲). استضعاف و استکبار از دید گاه امام خمینی، ص ۹۲.

(۳). استضعاف و استکبار از دید گاه امام خمینی، ص ۸۲.

گھروں میں بیٹھ گئے۔(۱)

ملک کے منافع صرف فقراء کے لئے:

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے منافع صرف ان فقراء وغرباء کیلئے ہوں خصوصاً ان افراد کیلئے جن کے پاس پینے کے لئے پانی نہیں اور کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے۔(۲)

افراد ننگے پاؤں ہیں لیکن نعمت

انہیں افراد کیلئے کہ جو ہمارے سرپرست ہیں، یہ نیچے کے شہروں میں رہنے والے لوگ جنہیں تم ننگے پاؤں کہتے ہو یہ ہمارے لئے نعمت ہیں ملک کے منافع ان حضرات کو ملنے چاہئیں، اگر ہم آخر عمر تک ان لوگوں کی خدمت کریں تو بھی کم ہے، ہم خدا سے توفیق چاہتے ہیں کہ ان کی خدمت کریں کیونکہ یہ ہمارے لئے ایک نعمت ہیں ہمیں اس نعمت کی قدردانی کرنی چاہئے۔اب ملک کے محافظ یہی لوگ ہیں اور ملک کے نظام کی حفاظت کرتے ہیں۔(۳)

اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو تم بھی اب قیدخانوں میں ہوتے اور تمہیں کئی مشکلات کا سامنا ہوتا، اب بڑے بڑے عہدوں پر آنے والے افراد کا یہ فرض بنتا ہے کہ ان لوگوں کی خدمت کریں بلکہ ہمیں سب مل کر ان کی خدمت کرنی چاہئے اور ہمارا افتخار بھی یہی ہے کہ خدمت خلق کریں یہ خدا کے بندے ہیں اور خدا انہیں دوست رکھتا ہے اور ان کی خدمت کرنا ہمارا وظیفہ ہے۔(۴)

(۱). استضعاف و استکبار از دید گاه امام خمینی، ص ۹۶.

(۲). استضعاف و استکبار از دید گاه امام خمینی، ص ۱۰۰.

(۳). استضعاف و استکبار از دید گاه امام خمینی، ص ۱۱۶-۱۱۵.

(۴). استضعاف و استکبار از دید گاه امام خمینی، ص ۱۱۴.

کام کی کیفیت

خدا کا محبوب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں: يُحِبُّ اللّٰهُ الْعَامِلَ إِذَا عَمِلَ أَنْ يُحْسِنَ .
خداوند عالم کسی شخص کو اسکے اس کام کو پسند کرتا ہے کہ جس کی کیفیت اعلیٰ ہو۔(۱)

ہیشگی اور پُر نشاط

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:
قَلِيْلٌ مَدُوْمٌ عَلَيْهِ خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرٍ مَمْلُوْلٍ مِنْهُ .
کام اگر چہ کم ہو، لیکن اس میں استعداد ہو تو یہ زیادہ کام سے کہیں بہتر ہے۔(۲)

دور اندیشی

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اَعْقَلُ النَّاسِ اَنْظَرُهُمْ فِي الْعَوَاقِبِ .
سب سے زیادہ عقلمند وہ لوگ ہیں جو کام کے نتیجے پر نگاہ رکھتے ہیں۔(۳)

لوگوں کے ساتھ سلوک

ایمان کی نشانی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: مُدَارَةُ النَّاسِ نِصْفُ الْاِيْمَانِ

---

(۱). نهج الفصاحه، ش ۳۲۱۷.

(۲). بهج البلاغه، قصار ۴۳۶ فيض ۴۴۴ صبحى.

(۳). غرر الحكم.

اچھے لوگوں سے ملنا جلنا نصف ایمان ہے۔(۱)

بہترین فضیلت

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اَلْمُدَارَهُ اَحْمَدُ الْخِلَالِ

اچھے لوگوں سے ملنا جلنا بہترین فضیلت ہے۔(۲)

فضول خرچی

قرآن میں فضول خرچی

قرآن مجید میں فضول خرچی کے بارے میں ارشاد رب العزت ہے:

وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا .

کھاؤ اور پیو، لیکن فضول خرچی نہ کرو کیونکہ خداوند فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(۳)

قرآن میں تبذیر

خداوند عالم اس کے بارے میں فرماتا ہے:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ

---

(۱). وسایل الشیعه، ج ۸، ص ۵۴۰.

(۲). میزان الحکمه، (دار)، غرر الحکم، فصل اول، ح ۱۳۶۰

(۳). الاعراف / ۳۱.

کھاؤ، پیو اور اسراف نہ کرو کیونکہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(۱)

کھانے میں فضول خرچی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ مِنَ السَّرَفِ اَنْ تَاْكُلَ كُلَّ مَا اِشْتَهَيْتَ .

فضول خرچی یہ ہے کہ انسان شکم بھر کر کھائے۔(۲)

غربت کی وجہ

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: سَبَبُ الْفَقْرِ الْاِسْرَافُ .

اسراف، غربت اور فقر کا باعث ہے۔(۳)

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يُحْسِنِ الْاِقْتِصَادَ اَهْلَكَهُ الْاِسْرَافُ .

جو انسان اپنی زندگی کے اخراجات میں میانہ روی اختیار نہیں کرتا تو فضول خرچی کی زندگی اسے تباہ کر دیتی ہے۔(۴)

---

(۱). بنی اسرائیل. / ۲۶ و ۲۷

(۲). میزان الحکمه/ ج ۴/ ص ۴۴۸.

(۳). مستدرک الوسائل/ ج ۱۵/ ص ۲۶۶.

(۴). غرر الحکم، فصل ۷۷، شماره ۵۶۱.

قناعت

ختم نہ ہونے والی ثروت

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا یَنْفَدُ

قناعت ایک نہ ختم ہونے والی دولت ہے۔(۱)

عبادت قبول ہونے کا باعث

مولا امیر علیہ السلام فرماتے ہیں: مَنْ قَنَعَ حَسُنَتْ عِبَادَتُهُ

جس کی زندگی میں قناعت ہو تو اس کی عبادت بھی قبول ہے یعنی قناعت پسند شخص کی عبادت بہترین عبادت ہے۔(۲)

عزت اور افتخار کا باعث

مولا امیر علیہ السلام فرماتے ہیں: مَنْ قَنَعَ عَزَّ وَاسْتَغْنٰی

جس کی زندگی میں قناعت ہو تو وہ شخص لوگوں میں باعزت اور بے نیاز ہوگا۔(۳)

انسان کی شرافت

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ اَشْرَفِ الشَّرْفِ اَلْکَفُّ عَنِ التَّبْذِیْرِ وَالسَّرَفِ

---

(۱). نہج البلاغہ، کلمات قصار، ش ۵۴، ۳۴۱، ۳۶۷.

(۲). غرر الحکم، فصل ۷۷، س ۱۵۳ .

(۳). غرر الحکم، فصل ۷۷، ش ۱۴۷۳ و فصل ۲۶ .

"سب سے بہترین شرافت فضول خرچی اور اسراف سے بچنا ہے"(۱)

خواشگوار زندگی

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اَھْنَا الْعِیْشِ اِطْرَاحُ الْکُلَفِ

زندگی کے بہترین لمحات، دنیا کی دل لگی کو ترک کرنے میں ہے۔(۲)

منظّم زندگی

لطف خدا

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اِذَا اَرَادَ اللّٰہ بِعَبْدٍ خَیْراً اَلْھَمَہ الْاَ قْتِصَادُوَ حُسْنَ التَّدْبِیْرِ وَجَنَّبَہ سُوْءَ التَّدْبِیْرِ الْاَسْرَافِ

"خدا جب کسی بندے سے نیکی کرنا چاہتا ہے تو اسے آمد وخرچ میں میانہ روی اور نظم کا الہام کرتا ہے اور اسے فضول خرچی سے بچالیتا ہے"۔(۳)

زندگی میں تدبیر کی اہمیت

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: صَلَاحُ الْعَیْشِ التَّدبِیْرُ

زندگی کے امور صرف تدبیر سے اصلاح ہوتی ہے۔(۴)

---

(۱). مستدرک اوسائل / ج ۱۵ / ص ۲۶۶.

(۲). غرر الحکم، فصل ۸، حدیث ۱۳۶.

(۳). غرر الحکم، فصل ۱۷، حدیث ۱۶۴.

(۴). غرر الحکم، فصل ۴۳، حدیث ۳.

زندگی میں بے تدبیری

حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَفَةُ الْمَعَاشِ مرسُوْءِ التَّدْبِيْرِ

بغیر حساب وکتاب کے خرچ کرنا زندگی کے لئے آفت ہے۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی وصیت

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَنَظْمِ اَمْرِكُمْ

میں تمہیں تقویٰ اور کاموں میں نظم وضبط کی وصیت کرتا ہوں۔(۲)

منشیات

منشیات؛ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سَيَأْتِي زَمَانٌ عَلٰى أُمَّتِيْ يَأْكُلُوْنَ شَيْئاً اِسْمُهُ الْبَنْجُ اَنَا بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَهُمْ بَرِيئُوْنَ مِنِّي

''ایک زمانہ آئے گا کہ میری امت ایک چیز کا استعمال کرے گی جس کا نام بھنگ ہوگا ان کے اس کردار کی وجہ سے میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے دور ہیں''۔(۳)

---

(۱). غرر الحکم، فصل ۱۶، حدیث ۵۱.

(۲). نهج البلاغه صبحی صالح، ص ۴۲۱.

(۳). مستدرک الوسائل ج ۱۷ ص ۸۵،

نشے کا گناہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَکَلَ الْبَنْجَ فَکَاَنَّمَا هَدَمَ الْکَعْبَةَ سَبْعِیْنَ مَرَّةً، وَکَاَنَّمَا قَتَلَ سَبْعِیْنَ مَلِکاً مُقَرَّباً وَکَاَنَّمَا قَتَلَ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا مُرْسَلاً، وَکَاَنَّمَا اَحْرَقَ سَبْعِیْنَ مُصْحَفاً وَکَاَنَّمَا رَمٰی اِلَی اللّٰهِ سَبْعِیْنَ حَجَرًا وَهُوَ اَبْعَدُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ مِنْ شَارِبِ الْخَمْرِ وَ اٰکِلِ الرِّبَا وَالزَّانِی وَالنَّمَّامِ

جو بھنگ پیتا ہے، اس کے گناہ ایسے ہیں جیسے:

(۱) اس نے ستر دفعہ خانہ کعبہ کو گرا دیا۔

(۲) اس نے ستر مقرب فرشتوں کو قتل کیا۔

(۳) اُس کا ایسا گناہ ہے جیسا کہ کوئی ستر نبی کو قتل کرے۔

(۴) اسکا گناہ، اس شخص کی مانند ہے، جس نے ستر دن قرآن جلائے ہوں۔

(۵) بھنگ پینے والا گویا ستر پتھر خدا کو مارتا ہے۔

(۶) نشہ کرنے والا شخص شراب خو، رسود خور، زنا کار اور نقطہ چین سے بھی زیادہ رحمت خدا سے دور ہوتا ہے۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں نشہ کرنے والا شخص

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اِحْتَقَرَ ذَنْبَ الْبَنْجِ فَقَدْ کَفَرَ

---

(۱). مستدرک الوسائل ج ۱۷ ص ۸۶.

جس نے بھنگ پینے کے گناہ کو چھوٹا گناہ سمجھا تو گویا وہ کافر ہو گیا اور یہاں کافر سے مراد کافر عملی ہے۔(۱)

صلہ رحمی

صلہ رحمی کے آثار

(۱۱۶) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

صَلَةُ الرَّحْمِ تَعْمُرُ الدِّيَارِ وَ تَزِيْدُ فِي الْأَعْمَارِ .

صلہ رحمی کرنا شہروں کے آباد ہونے اور عمریں طولانی ہونے کا باعث ہے۔(۲)

قطعہ رحمی کا انجام

(۱۱۷) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

بِقَطِيْعَةِ الرَّحِيْمِ تُسْتَجَلِبِ النِّقَمِ

رشتہ داروں سے قطع رحمی کرنا مصیبتوں کا باعث ہے"۔(۳)

صلہ رحمی کی حد

(۱۱۸) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

صِلُوْا اَرْحَامَكُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ

---

(۱). مستدرک الوسائل ج ۱۷ ص ۸۲، میزان الحکمه (پانزده جلدی) ج ۳ ص ۱۵ باب تناول المخدرات.

(۲). میزان الحکمه، ج ۴، ص ۸۵.

(۳). غرر الحکم، فصل، حدیث ۱۷۰.

اپنے قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو اگر چہ وہ ایک سلام کرنے کی حد تک ہی کیوں نہ ہو“(۱)

صبر، حلال روزی اور صلہ رحمی کے بعد دعا کرنا:

صبر اور صلہ رحمی دونوں اتنے اہم ہیں کہ اگر ان کی رعایت کریں تو دعا قبول ہوتی ہے لہٰذا جو شخص صبر اور حوصلہ نہ رکھتا ہو اور حرام و فریب سے پیسہ کماتا ہو اور اپنے قریبی رشتہ دار، خصوصاً ماں باپ سے صلہ رحمی نہ کرنا، ایسے شخص کو دعا کے قبول ہونے کی امید نہیں ہونی چاہئے۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

لَا تَمَلّ مِنَ الدُّعَاءِ فَاِنَّه مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ وَعَلَيْكَ بِالصَّبْرِوَ طَلَبِ الْحَلَالِ وَصِلَةِ الرَّحْمِ

دعا کرنے سے تھک نہ جانا کیونکہ خدا ہی تمہاری حاجت کو پورا کرسکتا ہے اور تم پر ضروری ہے کہ دعا کے قبول ہونے کے لئے صبر کرو اور حلال روزی کماؤ اور صلہ رحمی کرو۔(۲)

نکتہ:

یاد رکھو صلہ رحمی ہو یا ایک دوسرے کے ساتھ آنا جانا۔ اسلامی احکام کی پابندی ضرور کرے، عورتوں کو پردہ کرنا چاہئے، کیونکہ بعض اوقات انسان کے آنے جانے سے نامشروع روابط شروع ہو جاتے ہیں۔

---

(۱). تحف العقول، ص ۵۶.

(۲). وسائل الشیعه، ج ۴، ص ۱۱۲۹.

مریض کی عیادت کا ثواب

(۱۲۰) امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ عَادَ مَرِیضاً شَیَّعَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ حَتّٰی یَرْجَعَ اِلٰی مَنْزِلِهِ

جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے بھی اُس کے ساتھ ہوتے ہیں اور عیادت کرنے والے کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں حتی کہ جب وہ گھر واپس آتا ہے تو اس وقت تک یہ فرشتے دعا کرتے ہیں۔(۱)

یتیموں سے محبت

(۱۲۱) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ ضَمَّ یَتِیماً اِلٰهِ طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ حَتّٰی یَسْتَغْنِی عَنْهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّة

جو شخص کسی یتیم کو گھر لے آئے اور اس کے لئے خوراک لباس اور زندگی کی دوسری ضروریات کو پورا کرتا ہے حتیٰ کہ یتیم محتاج نہیں ہوتا تو ایسے شخص پر جنت واجب ہے۔(۲)

معاف کرنے کا اثر

(۱۲۲) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اَلْعَفْوُ یُوْجِبُ الْمَجْدَ

معاف کرنا انسان عظمت و بزرگی کا باعث ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱). وسائل الشیعه، ج ۲، ص ۶۳۴.

(۲). تفسیر ابو الفتوح، ج ۱، ص ۲۶۶.

(۳). غرر الحکم، فصل اول، حدیث ۸۲۵.

بہترین اور بدترین لوگ

عاقل ترین مرد

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَعْقَل النَّاسِ اَقْرَبُهُمْ مَنَ اللهِ سُبْحَانَهُ

لوگوں سے عاقل ترین وہ شخص ہے جو دوسروں کی نسبت خدا سے زیادہ نزدیک ہے۔(۱)

بدترین سچائی

مولا امیر علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَقْبَحِ الصِّدَاقِ ثَنَا الرَّجُل عَلٰی نَفْسِهِ

بدترین سچ کہنا یہ ہے کہ انسان اپنی تعریف کرے۔(۲)

بہترین ادب

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَفْضَل الْاَ دَبِ مَا بَدَأْتُ بِہٖ نَفْسُكَ

بہترین ادب وہ ہے کہ جس میں انسان پہلے اپنے نفس کی خودسازی کرے اور اس کے بعد دوسرے لوگوں کی۔(۳)

---

(۱). غرر الحکم، ص ۱۹۹.

(۲). غرر الحکم، ص ۱۷۹.

(۳). غرر الحکم، ص ۱۹۱.

بہترین بخشش

حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَفْضَل الْعَطَاءِ تَرْكُ الْمَنِّ

بہترین بخشش یہ ہے کہ انسان دوسروں کو کوئی چیز عطا کر کے نہ جتلائے۔(۱)

بہترین حکومت

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اَعْظَم الْمُلْكِ مُلْك النَّفْسِ

سب سے بڑی حکومت اپنے نفس پر حکومت ہے۔(۲)

بہترین ثروت

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: اَشْرَف الْغِنٰ تَرْكُ الْمُنٰى

بہترین دولت امیدوں کا ترک کرنا ہے۔(۳)

شجاع ترین افراد

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اَشْجَع النَّاسِ مَنْ غَلَبَ هَوَاه

شجاع ترین انسان وہ ہے جو اپنی خواہشات پر غالب ہو۔(۴)

---

(۱). غرر الحکم، ص ۱۹۱.

(۲). غرر الحکم، ص ۱۷۷، ۱۸۱.

(۳). غرر الحکم، ص ۱۸۰.

(۴). میزان الحکمه، ج ۱۰، ص ۳۸۷.

شجاعت کا نتیجہ

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ثَمَرةُ الشَّجَاعَةِ اَلْغَيْرَة

شجاعت کا نتیجہ، دین وناموس میں غیرت ہے۔(۱)

سب سے زیادہ طاقتور افراد

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اِقْوَى النَّاسِ مَنْ قَوِيَ عَلٰى غَضَبِهِ بِحِلْمِهٖ (۲)

سب سے زیادہ طاقتور وہ ہے جو بردباری کی قدرت سے اپنے غصے پر غالب ہو۔

بہترین انسان

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ اِنْتَفَعَ بِهِ النَّاس

لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جس سے دوسروں کو نفع پہنچے۔(۳)

پست ترین انسان

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اَلْاَمُ النَّاسِ الْمُغْتَاب

لوگوں میں سے پست ترین انسان وہ ہے جو غیبت کرے۔(۴)

---

(۱). غرر الحکم، ص ۳۶۰

(۲). غرر الحکم، ص ۱۹۶.

(۳). میزان الحکمه، ج ۶، ص ۲۴۶.

(۴). غرر الحکم، ص ۱۷۷.

بدترین انسان

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَنَّ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ تُتْرَهُ مُجَالَسَتُه لِفُحْشِهِ .

لوگوں میں سے بدترین انسان وہ ہے جو لوگ اس کی محفل میں اس لئے نہ جاتے ہوں کہ وہ گالیاں دینے کا عادی ہوتا ہو۔(۱)

ہوشیارترین

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

الکیّس تقوی الله سبحانه وتجنّب المحارم واصلاح المعاد۔

سب سے زیادہ ہوشیار وہ انسان ہیں جسے خوف خدا ہو اور حرام سے بچتا ہو اور آخرت کے لئے نیکی کے کام انجام دیتا ہو۔(۲)

لہٰذا وہ شخص ہوشیار نہیں جو حرام و حلال اور دھوکے سے مال و دولت جمع کر لیتا ہو دراصل ایسے افراد دوسروں کے لئے ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں کیونکہ ان کی موت کے بعد ان کی دولت داماد، بہو، اولاد اور دوسرے افراد کے کام آتی ہے اور قیامت کے دن حساب کتاب اور عذاب ان کو بھگتنا پڑتا ہے۔

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: الکیّس من قصر اماله۔

ہوشیار وہ شخص ہے جو دنیا کی کم آرزو رکھتا ہو۔(۳)

---

(۱). اصول کافی، ج ۴، ص ۱۸.

(۲). غرر الحکم، ص ۸۱.

(۳). غرر الحکم، ۲۷.

سب سے بڑی عزت

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اکبر الفقر الحمق۔

سب سے بڑا فقر اور غربت حماقت اور بے عقلی ہے۔(۱)

خدا سے دور ترین افراد

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

ابعد مایکون العبد من اللہ عزّوجلّ اذا لم یھمّہ الّا بطنہ وفرجہ۔

خدا سے دور ترین لوگ وہ ہیں جن کی ساری جدو جہد پیٹ اور شہوت کیلئے ہے۔(۲)

سعادتمند ترین انسان

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اسعد النّاس من ترک لذّۃ فانیۃ للذّۃ باقیۃ۔

سعادتمند ترین وہ انسان ہیں جو فانی چیزوں کی لذت کو چھوڑ کر ابدی لذت کو اختیار کرتے ہیں۔(۳)

خدا کے معبود ترین افراد

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

احبّ النّاس الی اللہ انفع النّاس للنّاس۔

---

(۱). بحار الانوار، ج ۱، ص ۹۵، نھج البلاغہ، قصار ۳۷.

(۲). بحار الانوار، ج ۷۳، ص ۱۹.

(۳). غرر الحکم.

- خدا کے نزدیک محبوب ترین وہ افراد ہیں کہ جن سے لوگوں کو زیادہ نفع پہنچے۔(۱)

سخت ترین مُصیبت

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا:

اشدّ المصائب سوء الخلق۔

بدترین مصیبتیں بداخلاقی ہے۔(۲)

دل کے سکون کے لئے بہترین دوا

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: انفع الدّواء ترك المنی۔

دل کے سکون کے لئے بہترین دوا زندگی میں آرزو کا ترک کرنا اور بے جا توقعات نہ رکھنا۔(۳)

درخت اور حیوان

درخت کی قدر و قیمت

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ما من مسلم يزرع زرعا او يغرس غرسا فياكل منه طير او انسان او بهيمة الّا كانت له به صدقة۔

جو مسلمان کوئی چیز کاشت کرتا ہے یا درخت لگاتا ہے اور اس سے پرندے یا انسان

---

(۱). مستدرک الوسائل، ج۲، ص ۴۰۳.

(۲). غرر الحکم.

(۳). غرر الحکم، فصل ۸، حدیث ۱۹۵ .

کھائیں تو کاشت کرنے والے کی طرف سے صدقہ شمار ہوتا ہے۔(۱)

پرندوں کو اذیت دینا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من قتل عصفورا بغير حق ساله الله عنه يوم القيامة۔

جو شخص ایک چڑیا کو بلا وجہ مار ڈالے خداوند عالم قیامت کے دن اس کے بارے میں مواخذہ کرے گا۔(۲)

حیوانات سے دوستی

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ایک دفعہ کا ذکر ہے ایک گناہ گار عورت کنویں کے پاس سے گزری کہ ایک پیاسا کتا پیاس سے مر رہا تھا اس عورت نے اپنا جوتا اتارا اور ڈوپٹے سے باندھ کر کنویں سے پانی بھرا اور اس پیاسے کتے کو پلایا خداوند عالم کو یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اس نے عورت کے سارے گناہ بخش دیئے۔(۳)

حیوانات کو تکلیف دینا

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ایک عورت نے بلی کو کمرے میں بند کیا جس سے پیاسی مر گئی خداوند عالم نے اسکے

---

(۱). ميزان الحكمه، ج۵، ص ۲۲ و مثل آن: نهج الفصاحه، حديث ۲۹۹۷.

(۲). ميزان الحكمه، ج ۲، ص ۵۵۹.

(۳). ميزان الحكمه، ج ۲، ص ۵۵۹.

اس فعل سے عذاب میں مبتلا کر دیا۔(۱)

کھیتی باڑی کی اہمیت

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ما في الأعمال شيئي احبّ إلى الله تعالى من الزّراعة وما بعث الله نبيّا الّا زارعا الّا إدريس فأنه كان خيّاطا۔

خدا کے نزدیک دنیا کے تمام کاموں میں کھیتی باڑی سے بڑھ کر کوئی زیادہ محبوب اور شریف کام نہیں ہے خداوند عالم نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس نے کھیتی باڑی کی سوائے حضرت ادریس علیہ السلام کے کہ وہ درزی تھے۔(۲)

محروم قوم

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

من وجد ماءا و تُرابًا ثمّ افتقر فابعده الله۔

جس قوم کے پاس پانی اور زمین ہو اور پھر بھی وہ فقیر اور محتاج ہو تو ایسے افراد کو خداوند عالم اپنی رحمت سے دور کر دے گا۔(۳)

---

(۱). میزان الحکمه، ج ۲، ص ۵۵۹.

(۲). مستدرک اولسایل، ج۱۳، ص ۲۶.

(۳). بحار الانوار، ج ۱۰۳، ص ۶۵، نقل از قرب السناد، ص ۵۵.

ورزش کی اہمیت

بہترین دوا

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: دواء المرّة المشي۔

پیدل چلنا صفر کے لئے بہترین دوا ہے۔(۱)

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: خیر ما تداویتم به المشي۔

پیدل چلنا صحت وسلامتی کے لئے بہترین دوا ہے۔(۲)

ورزش

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: علّموا اولادکم السّباحة والرّمایة۔

اپنی اولاد کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ۔(۳)

سچائی

انسانیت کی نشانی

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: الصّدق رأس الایمان وزین الانسا۔

سچائی ایمان اور زینت انسان کا سرچشمہ ہے۔(۴)

---

(۱). بحار الانوار، ج ۶۹، ص ۱۲۷.

(۲). بحار الانوار، ج ۵۹، ص ۲۸.

(۳). کافی، ج ۶، ص ۲۷.

(۴). غرر الحکم، ص ۸۷.

بہترین دلیل

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: الصدق انجح دلیل۔

سچائی کامیابی کے لئے بہترین دلیل ہے۔ (۱)

اقوام کی ترقی کا راز

معاشرے کی ترقی

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا:

لا ینفع اجتھاد بغیر تحقیق۔

تمام کاموں میں علمی تحقیق کرنے کے بغیر کوشش ناکام رہتی ہے۔ (۲)

یعنی تحقیق کے بغیر کوشش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

بڑے کام کرنے کا راز

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

لا خیر فی عزم بغیر حزم۔

مہم اور بڑے امور کو انجام دینا جس سے معاشرے کی تربیت ہو علم اور بلند ہمت کے بغیر کوئی اثر نہیں رہتا۔ (۳)

---

(۱). غرر الحکم، ص ۲۷.

(۲). غرر الحکم، ص ۸۶، ش ۲۴۴.

(۳). غررالحکم، ص ۸۶، ش ۲۴۵.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

لا تجتمع الشّهوة والحكمة

شہوت اور دنیا طلبی حکمت کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

لا يدرك العلم براحة الجسم۔

زحمات کے بغیر علمی ترقی نہیں ہوسکتی۔(۲)

انسان کے کام کی قدر و قیمت

زندگی میں سُستی

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

الكسل يضرّ بالدّين والدّنيا۔

سُستی انسان کے دین اور دنیا دونوں کو نقصان دیتی ہے۔(۳)

انسان کی شرافت

حضرت علی علیہ السلام نے فرماتے ہیں:

الشّرف بالهمم العالية لا بالرّمم البالية۔

انسان کی شرافت اس کی بلند ہمت ہوتی ہے نہ اس کی پرانی ہڈیاں یعنی مرنے کے

---

(۱). غرر الحكم، فصل ۸۶ ش ۱۳۹.

(۲). غرر الحكم، فصل، ص ۸۶، ش ۲۴۷.

(۳). تحف العقول، ص ۳۱۰.

بعد ہڈیاں شرافت میں اضافہ نہیں کرسکتیں۔(۱)

انسان کی عمر

بدترین غصے

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اشدّ الغصص فوت الفرص۔

سخت ترین غصہ اوقات کو ضائع کرنا ہے۔(۲)

غم کا سبب

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اضاعة الفرصة غصّة۔

وقت اور عمر کا ضائع کرنا غم اور غصے کا باعث ہوتا ہے۔(۳)

خوشگوار زندگی کا سبب

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

من غافض الفرص امن الغصص۔

جو شخص وقت کی قدر کرتا ہے وہ آئندہ آنے والے غصے سے محفوظ رہتا ہے۔(۴)

---

(۱). غرر الحکم، ص ۸۷.

(۲). غرر الحکم، فصل۸، ۳۹۱.

(۳). غرر الحکم، فصل اول، حدیث ۱۱۲۵.

(۴). غرر الحکم، فصل ۷۷، حدیث ۴۱۸.

حلال مال کمانے کی اہمیت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من طلب الدّنیا حلالا استعفافا عن المسألة وسعیا علی عیاله وتعطّفا علی جاره لقی الله ووجهه کالقمر لیلة البدر.

جو شخص حلال دنیا کماتا ہے تا کہ دوسروں کا محتاج نہ ہو اور دوسروں سے بھیک مانگتا نہ پھرے بلکہ اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے اپنے خاندان کے اخراجات پورے کرتا ہو اور اسی طرح اپنی آمدنی میں سے ہمسایوں کی مدد بھی کرتا ہو۔ ایسا شخص جب خداوند عالم سے ملاقات کرے گا تو اسکا چہرہ چودہویں کے چاند کی مانند درخشاں ہوگا۔(۱)

بے کار انسان: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں

ابن عباسؓ نے بیان کیا:

اذا نظر الی الرّجل فاعجبه قال له حرفة؟

فان قالوا: لا قال: سقط من عینی،

قیل: وکیفّ ذاك یا رسول الله؟

قال: لانّ المؤمن اذا لم یکن له حرفة یعیش بدینه۔

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شخص سے ملتے تو خوشحال ہوتے اور پوچھتے! اے شخص تم کوئی کام کرتے ہو؟

اگر وہ کہتا کہ وہ کوئی کام نہیں کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: یہ شخص میری نظر میں

---

(۱). مستدرک الوسائل، ج ۱۳، ص ۵۵.

گرا ہوا ہے کیونکہ سستی کی وجہ سے کوئی کام نہیں کرتا۔

جب پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی نظروں میں یہ شخص کیوں حقیر ہے؟

تو آپؐ نے فرمایا: اس لئے کہ ایسے افراد اپنی روزی دین کے ذریعے کماتے ہیں۔(۱)

اسلام کی نظر میں دنیا

جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کا عالم دنیا شروع ہوتا ہے عام طور پر انسان پچاس سے نوے سال تک اس دنیا میں زندگی گزارتے ہیں بلکہ کچھ افراد کو اس سے بھی کم زندہ رہنے کی مہلت ملتی ہے۔ روایات میں دنیا کو ایک اچھے عالم کے طور پر تعارف کرایا گیا ہے اور جن روایات میں دنیا کی مذمت ہوئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ لوگ دنیا سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ آخرت کو بھول جاتے ہیں اور دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اب ان روایات پر توجہ فرمائیں:

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

انّ الدّنیا دار صدق لمن صدقها ودار عافیة لمن فهم عنها ودار غنی لمن تزوّد منها،ودار موعظة لمن اتّعظ بها،مسجد احبّاء الله،ومصلّی ملائکة الله، ومهبط وحی الله ومتجر اولیاء الله، اکتسبوا فیها الرّحمة وربحوا فیها الجنّة۔

یہ دنیا اس شخص کے لئے سچ اور سچائی کا گھر ہے کہ جس نے سچ اور سچائی کا راستہ

---

(۱). مستدرک الوسایل، ۱۳، ص ۱۱.

اپنایا، یہ دنیا صحتمندی کی جگہ ہے اس کے لئے کہ جو اس چیز کو سمجھ لے، دنیا سرائے خانہ ہے اس کے لئے جو اس سے کچھ توشہ لینا چاہے، دنیا عبرت و نصیحت کی جگہ ہے اس کے لئے جو اس سے عبرت و نصیحت حاصل کرے۔

یہ دنیا خدا کے دوستوں کے لئے مسجد ہے، فرشتوں کی جائے نماز ہے، وحی خدا کے نزول کہ جگہ ہے، اولیاء خدا کا تجارت خانہ ہے کہ جس کے ذریعے وہ وہ جنت خریدتے ہیں اور جہنم سے دوری اختیار کرتے ہیں۔(۱)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

نعم العون الدّنیا علی الآخرة۔

دنیا آخرت کو آباد کرنے کے لئے بہترین مددگار ہے۔(۲)

اسی طرح حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

الدّنیا دار ممرّ لا دار مقرّ۔

دنیا ایک گزرگاہ ہے اور ہمیشہ رہنے کا گھر نہیں۔(۳)

اور آپؑ ہی نے فرمایا:

من عمّر دنیاہ افسدہ دینہ و آخرتہ۔

جس شخص کی فکر صرف دنیا کو آباد کرنے کی ہو تو دین اور آخرت کو خراب کر دیتا ہے۔(۴)

---

(۱). نهج البلاغه، قصار ۱۳۱(۱۲۶).

(۲). مستدرک الوسائل، ج۱۳، ص ۵۵.

(۳). نهج البلاغه، قصار ۱۳۲(۱۲۸).

(۴). الحکم الزاهره، ص ۳۱۳. غرر الحکم، ص ۶۹۸.

دنیا سے رغبت اور دل لگاؤ کا سبب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: الرّغبة فی الدّنیا تکثر الھمّ والحزن ،والزّھد فی الدّنیا یریح القلب والبدن۔

دنیا سے محبت کرنا انسان کے غم وغصے میں اضافہ ہوتا ہے اور دنیا سے بے پرواہی دل اور بدن کے سکون کا باعث ہے۔(۱)

دنیا آباد کرنے کا انجام

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: من عمّر دنیاه افسد دینه وأخرب أخراه۔

جس نے دنیا کو آباد کیا وہ دین اور آخرت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔(۲)

مومن کی عزت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عزّ المؤمن استغناؤه عن النّاس۔

مومن کی عزت اس میں ہے کہ وہ دوسروں کا محتاج نہ ہو۔(۳)

خادم کا حق

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ملعون من ظلم اجیرا اجرته۔

جو شخص خادم کی اجرت نہیں دیتا وہ ملعون ہے۔(۴)

---

(۱). بحار الانوار، ج ۷۳، ص ۱۲۰.

(۲). غرر الحکم، فصل ۷۷، ص ۱۲۰۵.

(۳). محجة البیضاء، ج ۶، ص ۵۷.

(۴). مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۵۰۸.

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہمیت

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

وماأعمال البرّ کلّها والجهاد في سبیل الله عندالأمر بالمعروف والنّهي عن المنکر الّا کنفثة في بحر لجّيّ۔

تمام نیک کام حتی راہ خدا میں جہاد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقابلے میں ایسے ہی ہے جیسا ایک وسیع سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ ہو۔ (۱)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے آثار و برکات

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

انّ الأمر بالمعروف والنّهي عن المنکر سبیل الانبیاء ومنهاج الصّلحاء فریضة عظیمة بها تقام الفرائض وتامن المذاهب وتحلّ المکاسب وتردّ المظالم وتعمر الارض وینتصف من الاعداء ویستقیم الامر۔

بے شک امر بالامعروف اور نہی از منکر تمام انبیاء کا حدف اور صالحین کا کردار تھا امر بالمعروف اور نہی از منکر دو بہت ہی اہم واجبات ہیں کہ جن کے ذریعے دوسرے واجبات اور احکام الہی معاشرے ترویج پاتے ہیں ملک میں امن ہوتا ہے لوگ حلال روزی کماتے ہیں مظلوم کو حق ملتا ہے زمین آباد ہوتی ہے اور لوگوں کے حقوق ان کے دشمن سے واپس لئے جاتے ہیں اور معاشرے کی اصلاح ہوتی ہے۔ (۲)

---

(۱). نہج البلاغہ، قصار ۳۶۶. (۲). وسائل الشیعہ، ج ۱۱، ص ۳۹۵.

عورتوں اور جوانوں کا فساد

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كيف بكم اذا فسدت نساء كم وفسق شبابكم ولم تأمروا بالمعروف ولم تنهو عن المنكر۔

تم پر وہ زمانہ کیسا گزرے گا کہ جس میں تمہاری عورتیں فاسد ہونگی اور نوجوان فسق و فجور میں مبتلا ہونگے یہ مصیبت اور بدبختی اس وقت آئے گی جب تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کروگے۔(۱)

خشک اور تر کا جلنا

رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان الله لايعذّب الخاصّة بذنوب العامّة حتّى يظهر المنكر بين اظهرهم وهم قادرون على ان ينكروه فلا ينكرونه۔

خداوند عالم نیک لوگوں کو عام بندوں کے گناہوں کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا۔ مگر یہ کہ لوگوں میں گناہ عام ہوجائے اور اچھے افراد منع نہ کریں حالانکہ منع کرسکتے ہیں تو خداوند عالم نیک لوگوں کو بھی عام لوگوں کے گناہوں کے عذاب سے عذاب دیتا ہے۔یعنی نیک اور بد دونوں کو عذاب ملتا ہے۔(۲)

---

(۱). وسائل الشیعه ج ۱۱، ص ۳۹۶. بهشت جوانان، ص ۵۰۵.

(۲). وسائل الشیعه، ج ۱۱، ص ۴۰۷. بهشت جوانان، ص ۵۰۷.

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کرنے کا انجام

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

والّذی نفسی بیدہ لیخرجنّ من امّتی من قبورھم فی صورۃ القردۃ والخنازیر بمداھنھم فی المعاصی و کفّھم عن النّھی وھم یستطیعون۔

اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن میری امت میں سے بعض افراد بندر اور خنزیر کی شکل میں قبروں سے نکلیں گے کیونکہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو گناہوں سے روکنے کی قدرت رکھتے ہوئے نہ روکتے تھے۔(۱)

لوگوں کی آپس میں ذمہ داریاں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کلّکم راعٍ و کلّکم مسؤل عن رعیّتہ۔

تم اپنے خاندان اور دوسرے لوگوں کے مقابلے میں ذمہ دار اور ناظر ہو یعنی لوگوں کو انحرافات اور گناہوں سے روکنے کے ذمہ دار ہو۔(۲)

(۱۷۹) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

من نھی عن المنکر ارغم انوف الفاسقین۔

جو شخص نہی عن المنکر کرتا ہے وہ فاسق افراد کی ناک زمین پر رگڑتا ہے۔(۳)

---

(۱). کنز العمال، ج۳، ص ۸۳، پاسخ بہ پرسش ھای جوانان، ج ۲، ص ۵۸۰.

(۲). بحار الانوار، ج ۷۵، ص ۳۸. ارشاد القلوب، ص ۱۸۴.

(۳). غرر الحکم، فصل ۷۷، شمارہ ۲۰۴.

حرص اور لالچ

حرص اور لالچ دو چیزیں ہیں:

(۱) مثبت (۲) منفی۔

مثبت حریص ہونا جیسے نیکی کے کاموں اور آخرت کے بارے۔ اور منفی حریص ہونا یعنی دنیا کی فکر کرنا کہ جس کی اسلام نے بہت مذمت کی ہے اس لئے کہ حریص انسان جتنا بھی کماتا ہے کم سمجھتا ہے لہٰذا ہمیشہ فقیر ہوتا ہے۔

لذت وخواری کا باعث

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الحرص لا یزید فی الرّزق ولکن یذّل القدر۔

حرص اور طمع نہ صرف روزی کو زیادہ نہیں کرتا بلکہ اس سے انسان کی قدر و قیمت دوسروں کے نزدیک گر جاتی ہے۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: من طمع ذلّ وتعنّی۔

جس شخص میں طمع ہو وہ ذلیل وخوار ہوگا۔(۲)

فقر کا باعث

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کلّ حریص فقیر۔

ہر حریص انسان فقیر ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱). میزان الحکمه، ج ۲، ص ۳۵۷.

(۲). غرر الحکم، فصل ۷۷، ش ۱۴۷۴ .

(۳). غرر الحکم، ص ۵۴۴.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الحریص فقیر وان ملك الدّنیا بحذافیرھا۔

حریص انسان فقیر ہوتا ہے اگرچہ ساری دنیا ہی اسکے پاس کیوں نہ آجائے۔(۱)

آخرت کے لئے حرص کرنا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من حرص علی الآخرۃ ملك۔

جو آخرت کے لئے حرص کرے وہ آخرت کا مالک ہوتا ہے۔(۲)

دعا کی اہمیت وآداب وفوائد

دعا: زمین وآسمان کا نور

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الدّعاء سلاح المؤمن وعمود الدّین ونور السّموات والارض۔

دعا مومن کا اسلحہ ودین کا ستون اور زمین وآسمان کا نور ہے۔(۳)

نماز کے بعد کی دعا

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اذا فرغ احدکم من الصّلاۃ فلیرفع یدیه الی السّماء ولینصب فی

---

(۱). غرر الحکم، ص ۶۹.

(۲). غرر الحکم، ص ۶۵۶.

(۳). وسائل الشیعه، ج ۴، ص ۱۰۹۴.

الدّعاء.

تم میں سے ہر ایک جب نماز سے فارغ ہو جائے تو اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے آسمان کی طرف بلند کرنا چاہئے اور پروردگار کے ساتھ دعا میں اصرار کریں۔(۱)

پاک دل کے ساتھ دعا

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

الدّعاء مفاتیح النّجاح وتقالید الفلاح وخیر الدّعاء ما صدر عن صدر نقیّ وقلب تقیّ،والمناجاة ،بالاخلاص یکون الخلاص۔

دعا کامیابی کی کنجی اور فلاح کی علامت ہے اور بہترین وہ دعا ہے جو باتقوئی دل اور پاک نیت کے ساتھ ہو انسان کی نجات کا باعث ہے خلوص کے ساتھ دعا کرنے سے انسان مشکلات سے نجات پاتا ہے۔(۲)

ہر درد کی شفا

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

علیك بالدّعاء فانّه شفاء من كلّ داء۔

تم پر لازم ہے کہ دعا کرو کیونکہ دعا کرنا ہر درد کے لئے شفاء ہے۔(۳)

---

(۱). اربعین حضرت امام و کافی، ج۲ ، ص ۵۰۱، کتاب الدعا.

(۲). مستدرک الوسائل، ج۴، ص ۱۰۹۴ .

(۳). وسائل الشیعه، ج ۴، ص ۱۰۹۹ .

دعا میں اصرار

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انّ اللہ عزّوجلّ یحبّ السائل اللّحوح۔

خداوند عالم دعا میں زیادہ اصرار اور التماس کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔(۱)

صبر، حلال اور صلہ رحمی کے ساتھ دعا

صبر و حلال اور صلہ رحمی اتنے مہم ہیں کہ ان کی رعایت کرنے سے دعا قبول ہوتی ہے لہٰذا جو شخص صبر اور حوصلہ نہ رکھتا ہو اور حرام طریقے سے لوگوں کو فریب دینے سے چیزوں کو زیادہ مہنگا کر کے بیچے اور ذخیرہ اندوزی سے روزی کمائے اور رشتہ داروں کے ساتھ خصوصاً ماں باپ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کرتا ہو اور آنا جانا نہ رکھتا ہو تو ایسے شخص کو دعا قبول ہونے کی امید نہیں رکھنی چاہئے۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

لاتملّ من الدّعاء فانّہ من اللہ بمکان وعلیك بالصّبر وطلب الحلال و صلۃ الرّحم۔

دعا کرنے سے تھک نہ جانا کیونکہ تمہاری دعا ممکن ہے قبول ہو جائے اب تم پر ضروری ہے کہ صبر کریں حلال روزی کمائیں اور صلہ رحمی کا خیال رکھیں۔(۲)

---

(۱). وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۱۱۱۰.

(۲). وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۱۱۲۹.

پہلے دوسروں کے لئے دعا کرنا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اذا دعا احدکم فلیعمّ فانّه اوجب للدّعاء.

جب تم دعا کرو تو پہلے اپنی دعا میں دوسرے لوگوں کا حق ہے یعنی پہلے عام لوگوں کے لئے دعا کرنی چاہیے تا کہ اپنی بھی دعا قبول ہو۔(۱)

امام موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

انّ من دعا لاخیه بظهر الغیب نودی من العرش ولك مائة الف ضعف۔

جب کوئی شخص دوسروں کے لئے دعا کرتا ہے تو عرش الٰہی سے آواز آتی ہے اے دوسروں کے حق میں دعا کرنے والے شخص تیرے لئے دو لاکھ فرشتے دعا کریں گے۔(۲)

معاشرے کی نجات

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انّما نصر الله هذه الامّة بضعفائها ودعوتهم واخلاصهم وصلاتهم۔

بے شک خداوند اس امت کو محروم افراد و دعا، اخلاص اور نماز کی وجہ سے مدد کرتا ہے۔(۳)

---

(۱). وسائل الشیعه، ج ۴، ص ۱۱۴۵.

(۲). وسائل الشیعه، ج ۴، ص ۱۱۴۸، مستدرک الوسائل، ج ۵، ص ۲۴۲، ۲۴۴.

(۳). محجة البیضاء، ج ۸، ص ۱۴.

مشورہ

ہر انسان اپنی زندگی میں کچھ نہ کچھ سوچتا ہے لہٰذا اگر چند افراد ایک مسئلے کو مختلف پہلوؤں سے سوچیں تو ایسے مسئلے میں اشتباہ اور غلطی ہونے کا بہت کم اندیشہ ہے اس لئے اسلام نے مشورہ کرنے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کے سلسلے میں بڑی تاکید کی ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

استرشدو العاقل ولا تعصوه فتندموا۔

زندگی کی نشو ونما اور تکامل کے لئے عقل مند لوگوں سے مشورہ کرو اور ان کے نظریئے کے خلاف عمل نہ کرو ورنہ پشیمان ہو گئے۔(۱)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

من خالف النّصح هلك۔

جو شخص دوسروں کی نصیحت کی مخالفت کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔(۲)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

من قبل النّصيحة سلم من فضيحة۔

جو شخص خیر خواہ انسان کی نصیحت کو قبول کرے وہ رسوائی سے محفوظ رہتا ہے۔(۳)

---

(۱). وسائل الشیعه، ج ۸، ص ۴۰۹.

(۲). غرر الحکم، فصل ۷۷، شماره ۱۰۱.

(۳). غرر الحکم، فصل ۷۷، شماره ۶۹۷.

عاقل ترین انسان

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اعقل النّاس من اطاع العقلا۔

عاقل ترین انسان وہ ہے جو عقل مند افراد کے مشوروں کے مطابق عمل کرتا ہو(۱)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

لا ظهير كالمشاورة۔

مشورے سے بڑھ کر کوئی حمایت نہیں ہے۔(۲)

روایات میں ملتا ہے کہ ڈرپوک، بخیل، حریص، گناہ کار اور بے حیا لوگوں سے مشورہ نہ کرے۔(۳)

---

(۱). غرر الحکم.

(۲). وسائل الشیعه، ج ۸، ص ۴۲۵.

(۳). وسائل الشیعه، ج ۸، ص ۴۲۹.

فصل دوم

خاندان کی عظمت

مرد اور عورت کا رابطہ

اسلام میں شادی کی اہمیت:

اسلام میں شادی کرنے کی بڑی تاکید کی گئی ہے کیونکہ یہ ایک خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور میاں بیوی کے ذہنی اور جسمانی ماحول میں تبدیلی آتی ہے دونوں کے روح کو سکون ملتا ہے۔ شیطان مایوس ہو جاتا ہے بہت سے گناہوں سے بچ جاتے ہیں اس لئے والدین کو چاہئے کہ وہ حسن و جمال اور بے جا توقعات کو کم کریں اور اولاد کی جلد از جلد شادی کا انتظام کریں وگرنہ جوانوں میں ناجائز تعلقات بڑھ جائیں گے لہٰذا ان سے نجات پانے کے لئے قرآن اور اہلبیت کے دستورات پر عمل کریں اب ان آیات و روایات پر توجہ فرمائیں۔

خداوند عالم فرماتا ہے:

وَ مِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَ جَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّ رَحْمَۃً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۔

خداوند عالم کی نشانیوں میں ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے ایک زوجہ خلق کی تاکہ تم ان کے ساتھ سکون سے رہو اور تمہارے درمیان الفت و محبت برقرار رہے یہ فکر کرنے والی قوم کے لئے نشانیاں ہیں۔(۱)

---

(۱). سورۂ روم / ۲۱.

رسول اکرمؐ نے فرمایا:

من تزوّج فقد احرز نصف دینه فلیتّق الله فی النّصف الباقی۔

جس نے شادی کی اس نے آدھا دین محفوظ کیا اور باقی نصف دین میں خدا سے ڈرے اور تقویٰ اختیار کرے۔(۱)

اسی طرح آپؐ ہی نے فرمایا:

تزوّجوا الرّزق،فانّ فیهنّ البرکة۔

شادی کرو کیونکہ رزق و روزی کا باعث ہے اور عورتیں شادی کے ذریعے خیر و برکت کا باعث بنتی ہیں۔(۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من ترك التّزویج مخافة الفقر فقد اساء الظّنّ بالله انّ الله عزّوجلّ یقول:"ان یکونوا فقراء یغنهم الله من فضله"(۳)

جو شخص غربت کے خوف سے شادی نہ کرتا ہو ایسا شخص خدا سے سوئے ظن رکھتا ہے کیونکہ خدا نے فرمایا: نکاح کرو کہ خداوند عالم تمہیں اپنے فضل سے روزی عطا کرے اور تمہیں غنی کرے۔(۴)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

رکعتان یصلّیهما متزوّج افضل من صلاة عزب یقوم لیله ویصوم نهاره۔

---

(۱). مکارم الاخلاق، ص ۱۹۶.

(۲). مکارم الاخلاق، ص ۱۹۸.

(۳). سورۂ نور/ ۳۲.

(۴). مکارم الاخلاق، ص ۱۹۶.

شادی شدہ شخص کی دو رکعت غیر شادی شدہ سے اتنا زیادہ ثواب ہے کہ اگر وہ ساری رات عبادت کرے اور دن کو روزہ رکھے تو شادی شدہ شخص اس سے کہیں زیادہ ثواب ملتا ہے۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اذا جاء کم من ترضون خلقه ودینه فزوّجوه الّا تفعلوه تکن فتنة فی الارض وفساد کبیر۔

جب تم سے کوئی رشتہ مانگنے آئے اور تم اُن کے اخلاق و دین اور ایمان سے راضی ہو تو انہیں رشتہ دے دو کیونکہ اگر ایسا نہ کرو گے تو تمہیں فتنہ وفساد کا سامنا کرنا پڑے گا۔(۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **من زوّج کریمته من فاسق فقد قطع رحمه۔**

جو شخص اپنی بیٹی کا رشتہ فاسق انسان کو دے تو گویا اس نے قطع رحم کیا اور اپنی بیٹی کو خاندان سے جدا کیا۔(۳)

نیز آپؐ نے فرمایا:

من شرب الخمر بعد ما حرّمها الله علی لسانی فلیس باهل ·

جو شخص شراب پیتا ہے جسے خدا نے حرام قرار دیا ہے ایسے شخص کو اپنی بیٹی کا رشتہ نہ دو۔(۴)

---

(۱). مکارم الاخلاق، ص ۱۹۷.

(۲). وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۵۱.

(۳). مکارم الاخلاق، فصل ثالث فی الاکفاء، ص ۲۰۴.

(۴). وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۵۳.

شادی: قرآن اور احادیث کی روشنی میں

(۱) شادی خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ وَمِنَ اٰیَاتِہٖ

(۲) جن چیزوں سے انسان پریشانی سے نجات پاتا ہے۔ان میں سے ایک چیز شادی ہے اس سے انسان کو قلبی سکون ملتا ہے۔لِتَسْکُنُوْا اِلَیْھَا

(۳) شادی مرد وعورت اور خاندان کے درمیان مودت ومحبت کا باعث ہے ہر انسان کو محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے محبت کی کمی کو پورا کرتے ہیں۔ وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً

(۴) دو جوڑوں کی شادی سے خدا کی رحمت و برکت نازل ہوتی ہے شیطان مایوس ہوتا ہے اور فرشتے خوشحال ہوتے ہیں اسی شادی ہی کے باعث معاشرے میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ جوانوں کی مشکلات حل ہوں اور معاشرے میں پیار و محبت کا ماحول حاکم ہو تو جوان افراد کی شادیوں کا انتظام کرنا چاہیئے۔

(۵) البتہ شادی کے آثار و برکات سب کو محسوس نہیں ہوتے بلکہ اہل عقل کے لئے قابل فہم ہیں۔ لِقَوْمٍ یَتَفَکَّرُوْنَ

(٦) مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص شادی کرتا ہے اسکا نصف دین محفوظ ہوتا ہے کیونکہ غیر شادی شدہ انسان کو شیطان آسانی سے گمراہ کرسکتا ہے۔

(۷) دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان کا تشکیل پانا اور عورت کا گھر میں قدم رکھنا باعث برکت ہے۔

(۸) تیسری حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جو افراد مالی مشکلات کے بہانے شادی سے دوری کرتے ہیں ایسے لوگ کچھ زیادہ ایمان والے نہیں ہوتے کیونکہ خدا رازق

ہے اور اس نے انسانی مالی مشکل کو پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے جب کہ یہ لوگ خدا کے اس قول میں شک کرتے ہیں اور شادی نہیں کرتے۔

(۹) چوتھی حدیث میں یہی ہے کہ شادی انسان کی عبادت اور نماز میں مثبت اثر رکھتی ہے بہت ہی کم شیطان نماز کے وقت ایسے افراد کے اوسان خطا کرتا ہے۔

(۱۰) پانچویں حدیث میں یہ ہے کہ بیٹے یا بیٹی کی شادی میں اخلاق و دین کی بڑی تاکید کی گئی ہے کیونکہ اخلاق اور دین انسان کو بہت سی مشکلات سے بچاتا ہے۔

(۱۱) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر لوگ مختلف بہانوں سے شادی نہ کریں تو معاشرے میں فتنہ وفساد عام ہو جاتا ہے اگر ان فسادات سے بچنا چاہتا ہے تو اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ جوانوں کی شادیوں کا اہتمام کیا جائے۔

ذمہ دار افراد کو تنبیہ:

ایک تعداد کے مطابق جتنے رسالے چھپے ہیں تقریباً پینتیس لاکھ جوان شادی کے لئے تیار ہیں اور دوسری طرف پندرہ لاکھ بیوہ عورتیں موجود ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ سارے انسان باتقویٰ اور پرہیزگار نہیں ہوتے اور ران میں شہوت ہوتی ہے جسے وہ کنٹرول بھی نہیں کرسکتے تو ایسے افراد کے لئے گناہ کرنا اور ناجائز تعلقات قائم کرنا جیسے جرائم کا سامنا ہوتا ہے۔ اگر ہم قرآن وحدیث کی روشنی میں شادی کے مسئلے کو اہمیت دیں تو معاشرے میں ضرائم پسند افراد کے لئے جرم کی زمین ہموار نہیں ہوگی اور معاشرہ کئی لحاظ سے پاک و پاکیزہ ہوتا ہے۔

اس جدید دنیا میں بڑے بڑے تجارتی مراکز میں مرد اور عورت اکھٹے کام کرتے

ہیں جس سے نا جائز تعلقات کی شرح بڑھ رہی ہے اب اگر ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر عمل نہیں کریں گے تو ہمیں کئی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔(۱)

خاندان کے افراد کا ایک دوسرے کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا:

بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ جب خاندان کے افراد آپس میں محرم ہوں تو گھر میں آنا جانا اور اٹھنا بیٹھنا آزادانہ طور پر ہونا چاہیئے حالانکہ والدین اور خاندان کے دوسرے افراد کو زیب نہیں دیتا کہ وہ ایک دوسرے سے اپنی من پسند کا لباس پہنیں۔ کیونکہ بعض اوقات اخلاقی مسائل کی رعایت نہ کرنا خاندان کے افراد میں کچھ غیر اخلاقی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں اب ایک آیت اور حدیث پر توجہ فرمائیں۔

خداوند عالم فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۟ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾

اے ایمان والو! جو تمہارے مملوک ہیں اور تمہارے وہ بچے جو ابھی سن بلوغت تک

---

۱. بهشت جوانان، ص ۲۶۸.

نہیں پہنچے، انہیں تین وقت تمہارے پاس اجازت لے کر آنا چاہئے، نماز فجر سے پہلے دوپہر کے وقت جب تم اپنا (معمول کا) لباس اتار دیتے ہو اور نمازِ عشا کے بعد۔ یہ تین تمہارے خصوصی اوقات ہیں۔ ان تین اوقات کے علاوہ تمہارے لئے اور ان کیلئے کوئی ہرج نہیں کہ (بلا اجازت آ جائیں اور) ایک دوسرے کے گرد جمع ہوں (اور خلوص و محبت سے ایک دوسرے کی خدمت کریں)۔ اللہ اپنی آیات اسی طرح تمہارے لئے بیان کرتا ہے اور خدا علیم و حکیم ہے۔(۱)

امام صادق علیہ السلام نے محمد بن ابی عمیر کی بہنوں میں سے ایک سے فرمایا:

إِذَا عُدْتِ إِخْوَتِكِ فَلَا تَلْبِسِي الْمُصَبَّغَةَ.

جب تم اپنے بھائی کو ملنے جاؤ تو رنگ برنگے اور بھڑکیلے لباس پہننے سے پرہیز کرو۔(۲)

مرد اور عورت کا آپس میں رابطہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام میں

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بَاعِدُو بَيْنَ أَنْفَاسِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَتِ الْمُعَايَنَةُ وَاللِّقَاءُ كَانَ الدَّاءُ الَّذِي لَا دَوَاءَ لَهُ

مردوں اور عورتوں کے درمیان فاصلہ رکھو تا کہ ان کا ایک دوسرے سے میل جول کم ہو کیونکہ جب یہ ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں اور آپس میں آمد و رفت رکھتے ہیں تو

---

۱. سوره نور (۲۴)/ آیه ۵۸.

۲. وسایل الشیعه: ج ۱۴، ص ۱۵۲. جهت الطلاع بیشتر به کِتاب (بهشت جوانان) مراجعه نمایید.

ایسی حالت میں معاشرہ ایسی مشکلات میں مبتلا ہوگا کہ جس کا کوئی دوا نہ ہو سکے گا۔(۱)

ایسا ہو سکتا ہے؟

جو کچھ آج کل ہو رہا ہے کیا صحیح ہے؟ کہ جوان لڑکیاں اور لڑکوں کو کلرک اور منشی کے عنوان سے مختلف کمپنیوں اور ملکی اداروں میں ملازمت دی جاتی ہے مرد اور عورت ایک ہی کمرے میں ہوتے ہیں اور کئی گھنٹوں تک ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہیں اور چہروں کو دیکھتے ہیں بعض اوقات ناجائز تعلقات بھی قائم ہو جاتے ہیں کیا یہ سب کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی مخالفت نہیں؟

لیکن ہو سکتا ہے کہ ایک مرد نامحرم عورت کے ساتھ کئی گھنٹے باتیں کرے اور پھر اسے شہوت نہ آئے؟ وہ کام کہ جس سے انبیاء خدا بھی ڈرتے تھے۔ ان سب احادیث کی موجودگی میں کسی انسان کے لئے کوئی بہانہ نہیں۔ نہ جانے بعض مرد اپنی عورتوں کو ایسی ملازمتوں میں کام کرنے کی اجازت کیوں دیتے ہیں کارخانوں اور کمپنیوں کے مالک تو تجارت چاہتے ہیں چاہے جس طریقے سے ہی ہو بعض دکانوں پر گاہکوں کی خاطر عورتوں کو ملازمت دی جاتی ہے جس میں مرد بھی چیزیں خریدنے آتے ہیں اور ان میں سے بعض شہوت کی نگاہ ڈالتے ہیں۔

آئیے:

معاشرے کو ایسی برائیوں سے نجات دیں اور ملازمتوں میں پہلے لڑکوں کو بھرتی کیا جائے اور عورتوں کو ان کی مناسبت سے ملازمت دی جائے جو ان کی شان کے مطابق ہو خداوند عالم ہمارے حکمرانوں کو فکر کرنے کی توفیق دے کہ وہ یورپ کی تہذیب و تمدن اور رسم و

---

۱. بهشت جوانان، ص ۲۶۸.

رواج کی بجائے اسلامی دستورات پر عمل کریں۔

شیطان کا جال

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

مُحادَثَةُ النّساءِ مِنْ مَصائِدِ الشَّيْطانِ

غیر محرم عورت سے بات کرنا شیطانی جالوں میں سے ایک جال ہے۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، فَلا يَبِيتُ فِيْ مَوْضِعٍ يَسْمَعُ نَفَسَ اِمْرَأَةٍ لَيْسَتْ لَهُ بِمَحْرَمٍ

جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے ایسے شخص کو ایسی جگہ پر نہیں رہنا چاہئے۔ جہاں وہ نامحرم عورت کی آواز سن سکتا ہو۔(۲)

ناجائز تعلقات کا انجام: امام صادق علیہ السلام کے کلام میں

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

زنا اور مرد و عورت کے ناجائز تعلقات سے چھ قسم کے عذاب آتے ہیں جن میں سے تین دنیا اور تین آخرت میں آتے ہیں

جو عذاب دنیا میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) چہرے کی نورانی ختم ہو جاتی ہے۔

---

(۱). مستدرک الوسائل، چاپ قدیم، ج ۱۴، ص ۲۷۳.

(۲). وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۱۳۳.

(۲) فقر آتا ہے اور خیر و برکت سے محروم ہوتا ہے۔

(۳) عمر کم ہوتی ہے۔

آخرت میں آنے والے تین عذاب یہ ہیں:

(۱) غضب خدا ہوتا ہے۔

(۲) حساب میں سختی ہوتی ہے۔

(۳) جہنم ہمیشہ کے لئے ہوگی۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ زَنٰی زُنِیَ بِہٖ

جو دوسروں کی ناموس پر حملہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا۔(۲)

یعنی جو شخص دوسروں کی عورت کے ساتھ زنا کرتا ہے تو اسے جان لینا چاہئے کہ ایک دن اس کی عورتوں سے کوئی دوسرا زنا کرے گا۔

شیطان کے جال سے متوجہ رہیں

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَرْأَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطَانُ

عورت کا پورا جسم شہوت کا باعث ہوتا ہے جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کا احاطہ کئے ہوئے رہتا ہے۔(۳)

---

(۱). خصال شیخ صدق، ابواب ششگانه.

(۲). نهج الفصاحه، حدیث ۳۰۰۰.

(۳). بهشت جوانان، ص ۴۶۴. سنن تر مذی، ج ۳، ص ۴۷۶ و مانند آن بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۲۵۲. کافی، ج ۵، ص ۵۳۵.

یہ حدیث ایسی عورتوں کے لئے ہے جو گھر یا باہر پردے کی رعایت نہیں کرتیں اور رنگ برنگے کپڑے پہن کر معاشرے کے نوجوانوں کو خراب کرتی ہیں۔

نامحرم عورت سے تنہائی میں ملنا

اِیَّاکَ وَالْخَلْوَۃَ بِالنِّساءِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہِ مَا خَلَا رَجُلٌ بِاِمْرَأَۃٍ اِلَّا دَخَلَ الشَّیطَانُ بَیْنَھُمَا وَلِاَنْ یَزْحَمَ رَجُلٌ خِنْزِیْراً مُتَلَطِّخاً بِطِیْنٍ وَحَمْأَۃٍ خَیْرٌ لَہُ مِنْ اَنْ یَزْحَمَ مِنْکَبَہُ اِمْرَأَۃً لَا تَحِلُّ لَہُ

عورتوں کے ساتھ تنہائی میں ملنے سے پرہیز کرو اس خدا کی قسم کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے جب مرد اور عورت تنہائی میں ملتے ہیں تو ان کے درمیان ایک شیطان بھی ہوتا ہے۔(۱)

نامحرم عورت کو چھونا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لَاِنْ یُطْعَنَ فِیْ رَأْسِ اَحَدِکُمْ بِمِخْیَطٍ مِنْ یَدَیْہِ خَیْرٌ لَہُ مِنْ اَنْ یَمَسَّ اِمْرَأَۃً لَا تَحِلُّ لَہُ

اگر تم میں سے کسی کے سر پر شدت سے سوئی چبھونا بہتر ہے اس سے کہ تم نامحرم عورت کو چھوؤ۔(۲)

---

(۱). بهشت جوانان، ص ۴۶۹. مرأت النساء، ص ۱۱۷ و مانند آن مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۵- ۲۶۴.

(۲). نهج الفساحة، حديث ۲۲۱۳

یعنی اپنے ہاتھ سے اپنے سر میں سوئی کا چبھونا آسان ہے کیونکہ دنیا کی ایک چھوٹی سی اذیت ہے اور جز وقتی ہے لیکن نامحرم عورت کو نہیں چھونا اپنی آخرت خراب کرنا ہے۔

نامحرم عورت سے مذاق کرنے کا انجام

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ فَاکَهَ اِمْرأَةً لا یَمْلِکُها حُبِسَ بِکُلِّ کَلِمَةٍ کَلَّمَها فی الدُّنْیا اَلْفَ عامٍ فِی النّارِ، والْمَرْأَةُ اذ طَاوعتِ الرَّجُلَ فَالْتزَمَها اَوْقَبَّلَها اَوْ بَاشَرَهَا حَراماً اَوْ فاکَهَا وَاَصابَ مِنْها فاحِشَةً فَعلَیْها من الْوِزْرِ ما عَلَی الرَّجُلِ فَاِنْ غَلَبَهَا عَلی نَفْسِها کانَ عَلَی الرَّجُلِ وِزْرُهُ وِوِزْرُها

جو شخص کسی نامحرم عورت سے مذاق کرتا ہے تو اس کے منہ سے نکلنے والے ہر کلمے کے بدلے ہزار سال تک دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا اور اگر وہ عورت اپنی خوشی سے اپنے آپ کو کسی مرد کے اختیار میں دے اور مرد اسے اپنی گود میں لے یا اس کا بوسہ لے یا اس سے رابطہ رکھے یا اس کے ساتھ ہنسے جو خلاف شرع ہو یہ عورت بھی مرد کی طرح گناہ گار اور اسی جیسا عذاب ہوگا۔ لیکن اگر عورت راضی نہ ہو اور مرد زبردستی یہ فعل انجام دے تو دونوں کا گناہ مرد پر ہوگا۔(۱)

رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَاَیُّ رَجُلٍ مِنکُمْ وَضَعَ یَدَهُ عَلی شَعْرِ اِمْرأَةٍ مَسْلِمَةٍ سَمَّرَ کَفَّهُ بِمَسَامِیْرَ مِنْ نَارٍ.

---

(۱). عقاب الاعمال، ص ۲۵۲.

جو شخص اپنے ہاتھ سے نامحرم عورت کے بالوں کو چھوتا ہے خداوند عالم قیامت کے دن اس کے ہاتھوں کو دوزخ کی آگ سے بنی ہوئی میخوں سے سیئے گا۔(۱)

عورت کا خوشبو لگا کر گھر سے نکلنے کا گناہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَیُّمَا امْرَأَةٍ اِسْتَعْطَرَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَمَرَّتْ عَلٰی قَوْمٍ لِیَجِدُوا رِیحَهَا فَهِیَ زَانِیَةٌ وَکُلُّ عَیْنٍ زَانِیَةٌ. (۲)

جو عورت اپنے آپ کو معطر کر کے گھر سے نکلے اور لوگوں کے قریب سے گزرے تا کہ اس کی خوشبو لوگ سونگھیں تو ایسی عورت زنا کار ہے اور اس عورت کو دیکھنے والی ہر آنکھ بھی زنا کار ہے کیونکہ زنا کی قسمیں ہیں:

(۱) آنکھ کا زنا (۲) زبان کا زنا (۳) کان کا زنا

(۴) ہاتھ کا زنا (۵) پاؤں کا زنا

یعنی بری نگاہ، بے موقع و محل بات کرنا، حرام چیزوں کا سننا، نامحرم عورت کو چھونا، گناہ کی محفل میں جانا، جس عضو کے ساتھ مربوط ہو یہ اس کا زنا شمار ہوتے ہیں۔

عزت و ناموس کی نسبت گناہ

رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَیُّما رَجُلٍ تَتَزَیَّنَ اِمْرَأَتُهُ وَتَخْرُجُ مِنْ بَابِ دَارِهَا فَهُوَ دَیُّوثٌ وَلا

---

(۱). مستدرک الوسائل، ۱۴، ص ۲۵۰.

(۲). کنز العمال، ج ۱۶، ص ۳۸۳، شمارہ ۴۵۰۱۰. بهشت جوانان، ص ۱۵۸.

يَأْثَمُهُ مَنْ يُسَمِّيهِ دَيُّوثاً، وَالْمَرْأَةُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَابِ دَارِهَا متزَيِّنَةً مُتَعَطِّرَةً وَالزَّوْجُ بِذٰلِكَ رَاضٍ يُبْنىٰ لِزَوْجِهَا بِكُلِّ قَدَمٍ بَيْتٌ فِي النَّارِ

جو شخص اپنی عورت کا خود میک اپ کرے اور وہ ایسی حالت میں گھر سے باہر نکلے تو ایسا شخص بے غیرت ہے اور ایسے مردوں کو بے غیرت کہنا گناہ نہ ہوگا اور اسی طرح جو عورت خود زینت کے ساتھ گھر سے باہر نکلے اور اسکا شوہر بھی راضی ہو تو اس کے ہر قدم کے بدلے میں اس کے شوہر کے لئے جہنم میں گھر ہونگے۔(۱)

عورتوں کا اپنے شوہروں سے اخلاقی فریضہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا پکانے کے بارے میں فرمایا:

اِنَارَةُ السِّراجِ وَاِصلَاحُ الطَّعَامِ وَاَنْ تَسْتَقْبِلَهُ عِنْدَبَابِ بَيْتِهَا وَتَرَحَّبَ بِهٖ ......

چراغ کو روشن کرنا اور گھر کو سجانا اور خاندان کے لئے اچھے کھانے پکانا گھر میں آئے شوہر کا استقبال کرنا اور خوش آمدید کہنا عورت کے اخلاقی فرائض ہیں۔(۲)

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خوشی:

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ امور کو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور حضرت علی علیہ السلام کے درمیان تقسیم کیا اور گھر کے کاموں کے علاوہ بچوں کی تربیت کو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے

---

(۱). بحار الانوار، ج ۱۰۳، ص ۲۴۹. بهشت جوانان، ص ۴۳۱.

(۲). مکارم الاخلاق، ص ۲۱۴، چاپ لبنان،سال ۱۳۹۲ ھ ق. مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۵۴.

سپرد کی تو اس کے بعد آپ نے فرمایا:

فَلَا يَعْلَمُ مَا دَاخَلَنِيْ مِنَ السُّرورِ اِلاَّ اللّٰهُ

میرے بابا نے جو یہ تقسیم کی ہے اس سے میں اس قدر خوشحال ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔(۱)

پہلی اقوام کی نابودی کے اسباب

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤمِنِينَ عَلَيهِ السّلامَ نَهیٰ عَنِ القَنازِعِ والقُصَصِ وَنَقْشِ الخِضَابِ عَلَى الرَّاحَةِ

وَقَالَ: اِنّما هَلَكَتْ نِساءُ بَنى اِسْرائِيلَ مِنْ قِبَلِ القُصَصِ و نَقْشِ الخِضَابِ

حضرت علی علیہ السلام نے بچے تمام بال منڈوانا اور تھوڑے سے چھوڑ دینے سے منع فرمایا ہے اور اسی طرح عورتوں کو سر کے بال ڈوپٹے سے باہر دکھانے کو منع فرمایا اور عورتوں کو ہاتھوں پر مہندی لگانا جو کشش کا باعث بنے۔

پھر فرمایا: بنی اسرائیل کی نابودی کی علت یہی تھی کہ وہ قوم ان امور کی رعایت نہیں کرتی تھی۔(۲)

---

(۱). مستدرک الوسایل، ج ۱۳، ص ۴۸.

(۲). وسائل الشیعة، ج ۱۴، ص ۱۳۴ و مانند آن کنز العمال، ج ۱۶، ص ۳۸۶.

گھر سے باہر عورت کا لباس

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لا یَنْبَغی لِلْمَرْأةِ اَنْ تُجَمِّرَ ثَوْبَهَا اِذا خَرَجَتْ مِنْ بَیْتِهَا

عورت کو گھر سے باہر جانے کے لئے لباس کو معطر نہیں کرنا چاہئے۔ (۱)

عورت کا گھر سے باہر نکلنا

امام صادق علیہ السلام، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں:

لَیْسَ لِلنِّساءِ مِنْ سَرَواتِ الطَّریقِ شَیْءٌ وَلٰکِنَّمَا تَمْشی فی جانِبِ الْحَائِطِ وَالطَّریقِ

عورتیں سڑک کے درمیان میں نہ چلیں بلکہ انہیں دیوار کے کنارے اور ایک طرف چلنا چاہئے۔ (۲)

حیا:

شرم و حیا ایک بہت ہی پسندیدہ صفت ہے اس صفت سے انسان کے کمال میں اضافہ ہوتا ہے عورتوں کے لئے شرم و حیا کی بڑی تاکید کی گئی ہے کیونکہ اگر یہ صفت عورتوں میں نہ ہو تو ناجائز تعلقات بنتے ہیں اور معاشرے میں فساد برپا ہوتا ہے۔

---

(۱). کافی، ج ۵، ص ۵۱۹.

(۲). کافی، ج ۵، ص ۵۱۸. معانی الاخبار، ص ۱۵۲. کنز العمال، ج ۱۶، ص ۳۹۲، شمارہ ۴۵۶۳. مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۳۶۴.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْحَيَاءُ حَسَنٌ ولٰكِن فِي النِّسَاءِ اَحْسَنُ

حیا ایک اچھی صفت ہے لیکن عورتوں میں سب سے زیادہ اچھی لگتی ہے۔(۱)

خاندان کے لئے کوشش کرنے کا ثواب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَكَلَ مِنْ كَدِّ يَدِهِ ، نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيهِ بِالرَّحْمَةِ ثُمَّ لَا يُعَذِّبُهُ اَبَداً

جو شخص محنت ومزدوری کر کے کھاتا ہے تو خداوند عالم اس پر فضل وکرم کرتا ہے اور قیامت کے دن اسے عذاب نہیں ہوگا۔(۲)

اہل خانہ سے اچھا برتاؤ کرنا طول عمر کا باعث ہے

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ حَسُنَ بِرُّهُ بِاَهْلِهِ زَادَاللّٰهُ فِيْ عُمْرِهِ

جو شخص اہل خانہ سے اچھا سلوک کرتا ہو خداوند عالم اس کی عمر طولانی کرتا ہے۔(۳)

---

(۱). کنز العمال، حدیث ۴۳۵۴۲.

(۲): مستدرک الوسائل ج ۱۳ ص ۲۴.

(۳).خصال شیخ صدوق، ۸۸. کافی ، ج۸، ص ۲۱۹.

اہل خانہ کے لئے مردوں کی ذمہ داری

خداوند عالم نے فرمایا:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ.

اے ایمان لانے والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس (جہنم کی) آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ اس آگ پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بہت ہی سخت گیر اور تند و تیز ہیں۔ وہ کبھی بھی اللہ کی مخالفت نہیں کرتے اور اس کے احکام و فرامین کی پوری پوری تعمیل کرتے۔(۱)

اہل خانہ کو بعض محافل میں شرکت نہیں کرنی چاہیے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أطاعَ اِمْرَأتَهُ أكَبَّهُ اللّٰهُ عَلىٰ وَجْهِهِ فِي النَّارِ

قيلَ : وَما تِلْكَ الطّاعَةِ؟

قالَ : تَطْلُبُ اِلَيْهِ الذّهابَ اِلَى الْحَمّاماتِ والْعُرُساتِ وَالْعِيداتِ والنّايِحاتِ والثّيابِ الرِّقاقِ

(۱). سورہ تحریم/ آیہ ۶ و مانند آن زمر / آیہ ۱۵، شوری/ آیہ ۴۵ و صافات / آیہ ۲۲.

جو شخص عورت کی اطاعت کرتا ہے خداوند عالم اسے منہ کے بل آگ میں ڈالے

گا۔

پوچھا گیا: اطاعت سے مراد کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: عورت کا حمام میں جانا، شادی بیاہ میں جانا، عید کے جشن میں

شرکت کرنا، نوحہ خوانی کرنا، یا باریک لباس پہننا، ان امور میں اگر شوہر اپنی بیوی کی اطاعت

کرتا ہے تو اسے منہ کے بل آگ میں ڈالا جائے گا۔(۱)

(بعض ممالک میں غسل کرنے کے لئے حمام ہوتے ہیں لوگ اجرت دے کر غسل

کرتے ہیں کیونکہ گھروں میں کھلے غسل خانے نہیں ہوتے)۔

نوحہ خوانی: اگر کسی کا کوئی رشتے دار مر جائے تو تعزیت دینا اسلام میں جائز ہے لیکن

ایسی نوحہ خوانی کرنا جس میں اسلام کی پابندی نہ ہو۔

اس حدیث سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ مرد کا حق ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کو محافل

اور ایسی جگہوں پر جانے سے منع کرے کہ جن میں جانے سے گناہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو۔

غیرت

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كَانَ اِبْرَاهِيمُ اَبِي، غَيُوراً وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَ مَنْ لَا يَغَارُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

میرا باپ ابراہیم علیہ السلام ایک غیرت مند مرد تھے لیکن میں اُن سے زیادہ غیرت مند

---

(۱). وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۱۳۰.

ہوں۔ خداوند عالم بے غیرت مسلمان کی ناک زمین پر رگڑتا ہے۔(۱)

گھر میں عورت کی خدمت کرنے کا ثواب

عورتوں کا جہاد

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

جِهَادُ الْمِرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ

عورت کا جہاد شوہر کی خدمت کرنے میں ہے۔(۲)

جنت کے دروازے کھلنے کا سبب

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْاِمْرَاَةُ الصَّالِحَةُ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ رَجُلٍ غَيْرِ صَالِحٍ وَاَيُّمَا اِمْرَاَةٍ خَدَمَتْ زَوْجَهَا سَبْعَةَ اَيَّامٍ اَغْلَقَ اللّٰهُ عَنْهَا سَبْعَةَ اَبْوَابِ النَّارِ وَفَتَحَ لَهَا ثَمَانِيَةَ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ تَدْخُلُ مِنْ اَيُّها شَاءَتْ

شائستہ (صالح) عورت ہزار ناشائستہ (ناصالح) مرد سے بہتر ہے۔ خداوند عالم اس پر جہنم کے سات دروازے بند کر دیتا ہے اور جنت کے آٹھ دروازے کھول دیتا ہے تاکہ وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔(۳)

---

(۱). مکارم الاخلاق، ص ۲۳۹. وسائل الشیعة، ج ۱۴، ص ۷۶. بحار الانوار، ج ۱۰۳، ص ۲۴۹ و کافی، ج ۵، ص ۵۳۶.

(۲). نهج البلاغه، حکمت ۱۳۶ (۱۳۱).

(۳). وسائل الشیعه، ج ۱۴، ص ۱۲۳.

بہترین عبادت

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَا مِنْ اِمْرَاَةٍ تَسْقِی زَوْجَها شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ اِلاَّ کَانَ خَیْراً لَهَا مِنْ عِبادَةِ سَنَہٍ، صِیَامَ نَهارِ هَا وَقیَامَ لَیْلِهَا ویَبْنیٰ اللّٰهُ لَهَا بِکُلِّ شَرْبَةٍ تَسْقِی زَوْجَهَا مَدینہً فی الْجَنَّةِ وَغفرَلَهَا سِتِّینَ خَطِیئَةً

جو عورت اپنے شوہر کو پانی پلاتی ہے تو اسے ایک سال کی عبادت (جس میں دن کو روزہ اور شب بیداری ہو) سے زیادہ ثواب ملتا ہے اور ہر گھونٹ کے بدلے جنت میں ایک شہر ملتا ہے اور ساٹھ گناہ بخشے جاتے ہیں۔(۱)

عورت پر مرد کا حق

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَا حَوْلاءُ، لِلرَّجُلِ عَلَی الْمَراَةِ اَنْ تَلْزِمَ بَیْتَهُ وَتَوَدَّدَهُ وَتُحِبَّهُ وَتَشْفِقَهُ وَتَجْتَنِبَ سَخَطَه وَ تَتَّبِعَ مَرْضَاتِهِ و تُوَفّی بَعَهْدِهِ وَوَعْدِهِ، وَتَتَّقِی صَوْلَاتِهِ وَلا تُشْرِكَ مَعَهُ اَحَداً فِی اَوْلادِهِ.وَ لا تَهِینه وَلا تَشْقِیهِ وَلا تَخُونَهُ فی مَشْهَدِهِ وَلا مالِهِ، وَاِذا حَفِظَتْ غَیْبَتَهُ حَفِظَتْ [مَشْهَدَهُ] وَ اسْتَوَتْ فِی بَیْتِها و تَزَیَّنَتْ لِزَوْجِها وَاَقامَتْ صَلاتَها وَغْتَسَلَتْ مِنْ جِنابَتِها وَحَیْضِها وَ اِسْتِحاضَتِها، فَاِذا فَعَلَتْ ذٰلِكَ، کانَتْ یَوْمَ الْقِیامَةِ

---

(۱). وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۱۲۳.

عَذراءَ بِوَجْهٍ مُنیرٍ . فَاِنْ کانَ . زَوْجها مُؤمِناً صالحاً فهِیَ زَوْجَتهُ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ مُؤمِناً تزَوَّجها رَجُلٌ مِنَ الشُّهداءِ، وَلا تُطَیِّبی وَزَوْجُكَ غائِبٌ .

شادی شدہ عورت پر مرد کا یہ حق ہے کہ وہ گھر میں مرد سے ہم آہنگ ہو اور شوہر کے ساتھ پیار و محبت سے رہے اور شوہر کو غصہ دلانے سے پرہیز کرے اور اسے راضی رکھے اور باوفا ہو اور شوہر کو ناراض نہ کرے، اولاد میں شوہر کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرے اور اسے مشقت میں نہ ڈالے، شوہر کی موجودگی میں اس کے مال سے خیانت نہ کرے اور شوہر کی عدم موجودگی میں اس کی آبرو کی حفاظت کرے اور گھر میں اپنے شوہر کے لئے زینت کرے، نماز پڑھے، حیض، جنابت، استحاضہ واجب غسلوں کو انجام دے۔ ایسا کرنے والی عورت قیامت کے دن ایک خوبصورت اور نورانی چہرے والی دوشیزہ کی صورت میں محشور ہوگی اگر اسکا شوہر دنیا میں مومن اور صالح ہو تو قیامت کے دن یہی دوشیزہ اس کی بیوی ہوگی اور اگر وہ مومن نہ ہو تو کسی شہید سے عقد ہوگا۔ شوہر کی عدم موجودگی میں میک اپ نہ کرے۔(۱)

عورتوں پر مردوں کے حقوق

رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے بھائی جبرائیل علیہ السلام نے عورتوں کے حقوق کے بارے میں بتایا اور اتنی تاکید کی کہ مجھے گمان ہوا کہ مرد اپنی بیوی کو اُف تک نہیں کہہ سکتا اور بہت ہی نرمی سے پیش آنا

---

(۱). مستدرک الوسائل: ج ۲، ص ۵۵۱، چاپ قدیم: ج ۱۴، ص ۲۵۳ جدید.

چاہیے۔

پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے حبیب! عورتوں کے بارے میں خوف خدا کریں، عورتیں آپ کے ہاتھوں میں اسیر ہیں اور یہ امانت الٰہی ہیں جنہیں آپ نے بیویاں بنایا ہے۔ قرآن وحدیث کے مطابق آپ پر حلال ہیں ان کے ساتھ جماع کریں اور یہی عورتیں نو ماہ تک تمہارے بچوں کو پیٹ میں رکھتی ہیں۔ ان کے آپ پر واجب حقوق ہیں لہٰذا ان سے اچھا برتاؤ کریں ان کو خوشحال رکھیں تاکہ وہ آپ کے ساتھ اچھی زندگی گزاریں۔ زندگی میں ان پر سختی نہ کریں اور انہیں تکلیف نہ دیں اور حق مہر جیسے واجب کو ادا کریں اور ان سے کوئی چیز نہ لیں مگر ان کی اجازت سے لے سکتے ہیں۔(۱)

عورتوں کا حق مہر

زیادہ مہر اختلاف کا باعث بنتا ہے

زندگی کے بہت سے امور میں اعتدال اور میانہ روی ایک پسندیدہ عمل سمجھا جاتا ہے جن امور کی قرآن وسنت میں بہت تاکید کی گئی ہے ان میں سے ایک عورتوں کا حق مہر ہے جس کو بالکل نہ دینا یا حد سے زیادہ دینا دونوں ناپسندیدہ عمل ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

لَا تُغَالُوا بِمُهُورِ النِّسَاءِ فَيَكُونُ عَدَاوَةً

عورتوں کو زیادہ حق مہر نہ دو کیونکہ یہ عمل تمہارے درمیان دشمنی کا باعث بنے گا۔(۲)

---

(۱). بحار الانوار، ج ۱۰۳، ص ۳۵۱.

(۲). مکارم الاخلاق، فصل عاشر. فی نوادر النکاح، ص ۲۳۳.

زیادہ مہر دینا باطل ہے

سوال: جناب حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی دامت ظلہ سے پوچھا گیا کہ چند دن پہلے یہ خبر منتشر ہوئی ہے کہ ایک عورت نے اپنا حق مہر ایک لاکھ چوبیس ہزار سکہ بہار آزادی (سونے کے سکے) قرار دیا۔ پھر کسی وجہ سے ان کے تعلقات خراب ہو گئے اور شوہر اتنا مہر ادا نہیں کر سکتا تھا۔ لہٰذا عدالت میں گئے جج نے حکم دیا کہ شوہر ہر ماہ ایک سکہ عورت کو ادا کرے اور اس کی مدت دس ہزار سال سے زیادہ بنی ہے؟

جواب: اتنا زیادہ مہر دینا باطل ہے۔ چاہے اس سے کم بھی ہو اور مہر المثل میں تبدیل ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں کسی کا نیک قصد نہیں تھا اگر فرض کریں قصد ہو بھی تو پاگل پن شمار ہوتا ہے۔ جب مہر باطل ہو جائے تو شوہر کا وظیفہ ہے کہ مہر المثل ادا کرے یعنی متعارف مہر۔ بعض اوقات ایک سو دس سکہ بہار آزادی قرار دیا جاتا ہے یا اس سے کم لہٰذا اس سے زیادہ عورت حق نہیں رکھتی کہ وہ مطالبہ کرے امید ہے کہ ایسے نقاط پر آپ توجہ دیں گے۔ سلامت رہیں۔(۱)

مہر نہ دینے کا انجام

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

أَقْذَرُ الذُّنُوبِ ثَلَاثَةٌ : قَتْلٌ، وَحَبْسُ مَهْرِ الْمَرْأَةِ وَمَنْعُ الأَجِيرِ أَجْرَهُ

---

(۱). نشریہ افق حوزہ، شمارہ پنجاھم، ۲۱/ ۹/ ۸۴.

تین چیزیں بدترین گناہ ہیں:

(۱) آدم کشی

(۲) عورت کا حق مہر نہ دینا

(۳) اگر کوئی شخص کام کرے اور اس کی اجرت نہ دینا۔(۱)

منحوس عورت

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْمَرْاَۃُ فَشُومُھا غَلَا مَھْرِ ھَا وَعُسْرِ وَلَدِھَا

منحوس ہے وہ عورت جو زیادہ مہر کا تقاضا کرے اور جس کے بچے مشکل سے پیدا ہوں۔(۲)

سعادت مند عورت

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مِنْ بَرَکَۃِ الْمَرْاَۃِ خِفَّۃُ مؤنَتِھَا وَ تَیْسِیْرُ وَلَدِھَا

وہ عورت سعادت مند ہے جس کے اخراجات کم ہوں اور اولاد آسانی سے پیدا ہو۔(۳)

---

(۱). بحار الانوار، ج ۱۰۳، ص ۳۵۰.

(۲). وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۷۸.

(۳). وسائل الشیعہ، ج ۱۴، ص ۷۹.

زیادہ مہر کا انجام

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَا حَوْلاءُ، وَالّذی بَعَثَنِی بَالْحَقِ نَبیّاً وَرَسُولاً، ما مِنْ اِمْرَاۃٍ تَثقَّلُ عَلٰی زَوْجِھا المَھْرَ اِلاَّ ثَقَّلَ اللّٰہُ عَلَیْھا سَلاسِلَ مِنْ نارِ جَھَنَّمَ

اے حولہ! مجھے قسم ہے اس خدا کی کہ جس نے مجھے رسول بنایا جو عورت زیادہ مہر کا تقاضا کرے اور شوہر پر دباؤ ڈالے تو خداوند عالم قیامت کے دن جہنم کی آگ کی زنجیریں اس پر سخت کرے گا۔(۱)

مرد اور عورت کا ایک دوسرے سے اچھا برتاؤ کرنا

عورت کی عزت کرنا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَمَنْ اِتَّخَذَ زَوْجَۃً فَلْیُکْرِمْھَا

جو شخص کسی عورت کو اپنی بیوی بناتا ہے تو اسے اس کا احترام بھی کرنا چاہئے۔(۲)

شفقت

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَاشْفَقُوا عَلَیْھِنَّ وَطَیِّبُوا قُلُوبَھُنَّ حَتّٰی یَقِفْنَ مَعَکُمْ وَلَا تَکْرِھُوا

(۱). بھشت جوانان، ص ۲۱۳.

(۲). مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۵۰.

النِّسَاءَ وَلَا تَسْخَطُوا بِهِنَّ

عورتوں کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آؤ اوران کے دلوں کوخوش رکھوتو تا کہ وہ تمہارے ساتھ خلوص ومحبت سے زندگی کریں اوران کی طاقت سے زیادہ کام انجام دینے پر مجبور نہ کریں اور سختی سے پیش نہ آئیں۔(۱)

امانت الٰہی

رسول اکرمﷺ نے فرمایا: وَاِنَّهُنَّ اَمَانَةُ اللهِ عِنْدَكُمْ

عورتیں تمہارے پاس اللہ کی امانت ہیں۔(۲)

بہترین مسلمان

رسول اکرمﷺ نے فرمایا: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِنِسَائِكُمْ وَبِنَاتِكُمْ

تم میں سے بہترین وہ افراد ہیں جو اپنی عورتوں اور بیٹوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں۔(۳)

خوش بخت اور بد بخت عورت

امام صادقؑ نے فرمایا:

مَلْعُونَةٌ مَلْعُونَةٌ اِمْرَأَةٌ تُؤْذِي زَوْجَهَا، وَسَعِيدَةٌ سَعِيدَةٌ اِمْرَأَةٌ تُكْرِمُ زَوْجَهَا وَلَا تُؤْذِيهِ وَتُطِيعُهُ فِي جَمِيعِ اَحْوَالِهِ.

(۱). مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۵۳.

(۲). مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۵۱.

(۳). مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۵۷.

ملعون ہے وہ عورت کہ جو اپنے شوہر کو اذیت دے اور خوش بخت ہے وہ عورت جو اپنے شوہر کا احترام اور اسے تکلیف نہ دے۔ زندگی کے تمام امور میں اطاعت گزار ہو۔(۱)

شہید کا ثواب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَمَنْ صَبَرَتْ مِنْهُنَّ وَاحْتَسَبَتْ اَعْطَاهَا اللّٰهُ اَجْرَ شَهِيْدٍ .

جو عورت زندگی کی مشکلات پر صبر و تحمل کرے خداوند عالم اسے شہید کا ثواب عطا کرتا ہے۔(۲)

خدا کا حق

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تُؤَدِّيْ حَقَّ زَوْجِهَا .

عورت کبھی بھی خدا کا حق ادا نہیں کر سکتی مگر یہ کہ اپنے شوہر کی خدمت کا فریضہ انجام دے۔(۳)

راہ خدا میں مجاہد

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ اِمْرَأَةٍ تَحَمَّلَ مِنْ زَوْجِهَا كَلِمَةً، اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا بِكُلِّ

---

(۱). مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۴۷.

(۲). مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۳۷.

(۳). مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۵۷.

كَلِمَةٍ مَا كَتَبَ مِنَ الاَجْرِ لِلصَّائِمِ وَ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

جو عورت خوشنودی خدا کے لئے اپنے شوہر کی ناحق باتوں کو برداشت کرتی ہو تو خداوند عالم ہر کلمے کے بدلے روزے دار کا ثواب، راہ خدا میں جنگ کرنے والے مجاہد جتنا ثواب ملتا ہے۔(۱)

شوہر کی عظمت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ، وَلَوْ جَازَ ذٰلِكَ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کو سجدہ کرے اگر بالفرض جائز ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے لئے سجدے کرنے کا حکم دیتا۔(۲)

مردوں اور عورتوں کی پاکیزگی

جس طرح مرد چاہتے ہیں کہ گھر میں ان کی عورتیں خوبصورت لباس پہنیں تا کہ مردوں کو جلب کرلے اسی طرح عورتیں بھی پسند کرتی ہیں کہ ان کے شوہر پاک و پاکیزہ رہیں بعض خاندان میں ان مسائل کی رعایت نہ کرنے سے اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔

---

(۱). مستدرک الوسائل، ج ۱۴، ص ۲۴۵.

(۲). همان، ص ۲۴۶.

مردوں کو تنبیہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِغسِلُوا ثِیَابَکُمْ وَخُذُوا مِنْ شُعُورِکُمْ وَاستَاکُوا وَتَزَیَّنُوا وَ تَنَظَّفُوا فَاِنَّ بَنِیْ اِسرَائِیْلَ لَمْ یَکُونُوا یَفْعَلُونَ ذٰلِكَ فَزَنَتْ نِسَائُهُمْ

تم مرد اپنے لباس کو دھوئیں اور بالوں کی اصلاح کریں مسواک کریں اور ظاہری طور پر پاک و پاکیزہ رہیں کیونکہ یہودی مردوں نے ان مسائل کی رعایت نہیں کی تھی جس کے نتیجے میں ان کی عورتیں زنا جیسے نامشروع گناہ کا شکار ہو گئیں۔(۱)

طلاق کا انجام

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

تَزَوَّجُوا وَلَا تُطَلِّقُوا فَاِنَّ الطَلَاقَ یَهْتَزُّ مِنهُ الْعَرْشُ

شادی کرو اور طلاق نہ دو کیونکہ طلاق دینے سے عرش الٰہی کانپ اٹھتا ہے۔(۲)

والدین کی عظمت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

رِضَی اللّٰهِ مَعَ رِضَی الْوَالِدَیْنِ، وَسَخَطُ اللّٰهِ مَعَ سَخَطِ الْوَالِدَیْنِ

خدا کی رضایت اور خوشنودی، ماں باپ کی خوشنودی کے ساتھ ہے اور اسی طرح غضب الٰہی والدین کے غضب کے ساتھ ہے۔(۳)

---

(۱). نهج الفصاحه، حدیث ۳۷۷. (۲). مکارم الاخلاق، باب ۸، فصل ۱.

(۳). بحار الانوار، ج ۷۴، ص ۸۰.

اولاد کے والدین کے لئے فرائض

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا يُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ وَلَا يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا يَجْلِسُ قَبْلَهُ وَلَا يَسْتَسِبَّ

بچے کے ماں باپ کے لئے یہ وظائف ہیں:

(۱) اولاد ماں باپ کا احترام سے نام لیں۔

(۲) اولاد والدین کے آگے نہ چلے۔

(۳) اُن کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھیں۔

(۴) ایسا کام نہ کریں جس سے دوسرے لوگ اس کے والدین کو گالیاں دیں۔(۱)

ماں باپ کے مرنے کے بعد اولاد کے وظائف

بعض اوقات اولاد اپنے والدین کی زندگی میں ان کی بڑی خدمت کرتے ہیں لیکن مرنے کے بعد انہیں بھول جاتے ہیں، نہ ان کا قرض ادا کرتے ہیں نہ اُن کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں نہ ان کی قبروں پر جاتے ہیں ایسی اولاد والدین کیلئے عاق ہوتی ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونَ بَارّاً بِوَالِدَيْهِ فِي حَيَاتِهِمَا، ثُمَّ يَمُوتَانِ فَلَا يَقْضِي عَنْهُمَا دُيُونَهُمَا وَلَا يَسْتَغْفِرُ لَهُمَا فَلْيَكْتُبُهُ اللّٰهُ عَاقّاً، وَاِنَّهُ لَيَكُونَ

(۱). وسائل الشیعه، ج ۱۵، ص ۲۲۰.